تمام اقوامِ عالم کو

دعوتِ فکر

مع رسالہ حق کی پکار

یہ کتاب تمام عالم کے انسانوں خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم سب کی خیر خواہی اور بھلائی کیلئے لکھی گئی ہے اور پوری انسانیت کو اپنی ذاتی زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے مخلصانہ اور دردمندانہ دعوت فکر دی گئی ہے

تالیف:
مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری مہاجر مدنی

دارالاشاعت
اردو بازار کراچی
فون ۲۶۳۱۸۶۱

طبع اوّل : ۱۴۱۳ھ
باہتمام : جلیل اشرف
طباعت : احمد پرنٹنگ کارپوریشن۔ کراچی

اطلاع عام

یہ کتاب چونکہ خالص تبلیغی مقاصد کے لئے شائع کی گئی ہے اس لئے ہر شخص کو اس کی اشاعت کی اجازت ہے جو لوگ طبع شدہ نسخے خرید کر تقسیم کرنا چاہتے ہوں ان کو خصوصی رعایتی قیمت پر کتاب مہیا کی جائے گی وہ ہم سے رجوع کریں۔ ہم ان سے تعاون کریں گے۔ ناشر

ملنے کے پتے:
دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱
ادارۃ المعارف دارالعلوم کراچی ۱۴
مکتبہ دارالعلوم دارالعلوم کراچی ۱۴
ادارۃ القرآن ویب اسٹریٹ لسبیلہ کراچی ۵
بیت القرآن اردو بازار کراچی ۱

فہرست مضامین

اقوامِ عالم کو دعوتِ فکر

اضافہ

رسالہ حق کی پکار فہرست

دیباچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حامداً ومصلیاً

امابعد:

یہ ایک مختصر سا رسالہ ہے جو سارے عالم کے انسانوں کی بھلائی اور خیر خواہی کے پیشِ نظر لکھا گیا ہے، میں خالقِ کائنات جل مجدہٗ کا بے انتہا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے یہ رسالہ لکھنے کی توفیق عطا فرمائی اور میرے دل میں اس دعوتِ عام کے نشر کرنے کا جذبہ پیدا فرمایا جو اس رسالہ میں مذکور ہے۔ اس عنوان پہ لکھنے کا خیال تو بارہا آتا رہا لیکن ان ایام میں شدت سے اس کے لکھنے کا تقاضا پیدا ہوا، اور جب تک اختتام کو نہ پہنچا، قلب میں ایک بے چینی کی سی کیفیت رہی جو اس کی تالیف میں عجلت کا باعث بن گئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ رسالہ پوری انسانیت کے لیے بہت بڑی خیر کا باعث بنے گا۔ اور پورے عالم کے انسانوں کے لیے غور و فکر کرنے میں معاون ہوگا، ہم نے ہر شخص کو غور و فکر کی دعوت دی ہے جو نہایت مخلصانہ طریقے پر ہے۔ اور دل کی گہرائی سے تمام انسانوں کی فلاح و بہبود مطلوب ہے، جس کسی بھی فردِ بشر کے ہاتھ یہ رسالہ یا اس کا ترجمہ پہنچ جائے۔ اس سے درخواست ہے کہ اپنی ذاتی ہمدردی کے پیشِ نظر موت کے بعد کی زندگی میں کامیابی

حاصل کرنے کی نیت سے اس کا مطالعہ کرے یہ نہ دیکھے کہ یہ کتاب کس نے لکھی ہے، بلکہ یہ دیکھے کہ اس میں کیا لکھا ہے اگر نیک جذبات کو سامنے رکھ کر اس رسالہ کا مطالعہ کیا جائے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہر پڑھنے والے کا دل خوش ہوگا اور مؤلف کا اخلاص ہر پڑھنے والے کے دل پر اثر کرے گا، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس رسالہ کو تمام انسانوں کے لیے راہِ حق واضح ہونے کا ذریعہ بنائے۔ اور مؤلف کی اس انسانی خدمت کو قبول فرمائے۔ وھو الموفق والمعین:

۲/۶/۱۴۰۴ھ
۲۲/۳/۱۹۸۴ء

کتبہ
محمد عاشق الٰہی بلند شہری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ،

ایک خالقِ کائنات کا تصور

امابعد:

ہر عقل مند انسان جس کی عقل سلیم ہو اس بات کو جانتا اور مانتا ہے کہ پوری کائنات اور سارے انسانوں کو پیدا کرنے والی کوئی ذات ہے۔ مختلف زبانوں میں اس ذات پاک کے لیے مختلف الفاظ معروف و مشہور ہیں اور ہر عقل مند انسان اس بات کو بھی جانتا اور مانتا ہے کہ جس نے ہم کو پیدا کیا ہے اس کی عبادت کرنا ایک امر لازمی ہے، اسی لیے عقلاً کسی نہ کسی طرح اپنے خالق اور مالک کی عبادت کرتے ہیں، ایسے لوگوں کو مذہبی لوگ کہا جاتا ہے انسانوں میں ایک بہت بڑا طبقہ ایسا بھی ہے جو عقیدۃً خالق اور مالک کو مانتا ہے، لیکن غفلت اور سستی کی وجہ سے اس کی عبادت سے دور ہے۔

ہر عقل مند یہ بات بھی تسلیم کرتا ہے کہ اپنے خالق و مالک کے بارے میں اپنی طرف سے عقیدے تجویز کر لینا اور اس کی عبادت کے طریقے اپنی سمجھ سے بنا لینا اور ان میں مشغول ہونا صحیح نہیں ہے، بلکہ عقائد اور

عبادات کے لیے اسی کی جانب سے ہدایات ملنا ضروری ہے، جس کی عبادت کرنا ہے اور جس کی ذات وصفات کے بارے میں صحیح عقیدے رکھنے ہیں۔ دنیا میں جو دین رواج پائے ہوتے ہیں، ان میں خالق و مالک کے بارے میں کچھ عقیدے معروف ہیں اور عبادات کے طریقے بھی رائج ہیں، ان میں سے بہت سے مذہب والے شرکیہ عقیدے رکھتے ہیں اور عبادت بھی شرکیہ طریقے پر کرتے ہیں، یہ لوگ اپنے ان عقائد اور اعمال کو کسی بھی طرح ثابت نہیں کر سکتے کہ ان کی ہدایت ان کو ان کے پیدا کرنے والے کی طرف سے ملی ہے۔ یہ عقائد اور اعمال ان کے مذہب کے بانیوں نے یا بعد کے لوگوں نے بنائے ہیں اور بتائے ہیں۔

جو عقیدہ اور عمل پیدا کرنے والے کی طرف سے نہ بتایا گیا ہو، اس کو زندگی کا مشغلہ بنانا عقل وفہم کی رو سے کسی طرح بھی صحیح نہیں ہے اور اس پر نجات کی امید رکھنا اور یہ یقین نہ کرنا کہ اس کی وجہ سے موت کے بعد عذاب سے محفوظ ہوں گے بہت بڑی نادانی ہے، پیدا کرنے والے کے ساتھ شرک کرنا یعنی جس تعظیم کا وہ مستحق ہے وہ تعظیم اس کے علاوہ کسی دوسرے کی کرنا یا اس کے علاوہ کسی دوسرے کی بھی عبادت کرنا جو اس کی مخلوق ہے، عقل اور دانش کے سراسر خلاف ہے، پیدا کرے کوئی اور عبادت ہو کسی کی، کوئی عقل سلیم والا اس کو تسلیم نہیں کر سکتا، یہی وجہ ہے کہ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرنے والوں سے جب اس سلسلہ میں بات کی جاتی ہے تو وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہ

اللہ ہی کی عبادت ہے اور یہ مخلوق کی عبادت خالق تک پہنچنے کا ذریعہ ہے یہ بات کہنے کی ضرورت اسی لیے محسوس کرتے ہیں کہ خود ان کی اپنی عقل بھی اس شرک کو گوارا نہیں کرتی ۔

جس طریقے پر خالق کی عبادت کرتے ہو وہ کہاں سے ملے ہیں ؟

ان لوگوں سے سوال ہے کہ خالق کی عبادت کے عنوان سے جو مخلوق کی عبادت کرتے ہو اور اس کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھتے ہو کیا اس بارے میں خدا تعالیٰ نے تم کو کوئی ہدایت دی ہے اور کیا اس کی کوئی سند تمہارے پاس ہے ؟ حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ اپنے ملکی اور قومی رواج کی وجہ سے شرک کو چھوڑنے کے لیے تیار نہیں اور بات کو گھما پھرا کر عقل کو مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہیں ! یہ ان لوگوں کا حال ہے جو کبھی غور کرنے لگتے ہیں کہ ہم شرک میں مبتلا ہیں لیکن کروڑوں افراد ایسے ہیں جو یہ بات سوچنے کی طرف توجہ کرتے ہی نہیں کہ ہم نے اپنے خالق کو چھوڑ کر اپنی جیسی مخلوق کے سامنے سر کیوں جھکایا ؟ اور خالق کے علاوہ دوسرے کی عبادت میں کیوں لگے ؟ کچھ لوگ ایسے ہیں جو بظاہر شرک کی مخالفت کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ وہ بھی شرک میں مبتلا ہیں ، ان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو حلول کے قائل ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ہمارا خالق فلاں مخلوق کے اندر مل گیا ہے ، اور بعض فرقے یوں کہتے ہیں کہ یہ روح جو اندر بول رہی ہے یہی خدا ہے ، اور کچھ ایسے ہیں جو خالق کے لیئے اولاد تجویز کرتے ہیں ۔ یہ سب شرک ہے ،

ان فرقوں میں سے کوئی بھی ایسی سند پیش نہیں کر سکتا کہ ان کا یہ عقیدہ اُن کو خالق کی طرف سے بتایا گیا ہے اور اس کی کتاب یا اس کے رسول کے ذریعہ ان تک پہنچا ہے۔

محض سنی سنائی باتوں پر اعتماد

موجودہ مذاہب میں کچھ مذہب تو ایسے ہیں کہ ان کے ماننے والے یہ دعویٰ ہی نہیں کرتے کہ ہمارا دین خالق کا بھیجا ہوا ہے، اور کچھ لوگ اس کا دعوےٰ تو کرتے ہیں لیکن کسی بھی طرح اس کا ثبوت نہیں دے سکتے اور نہ وہ کوئی ایسی کتاب پیش کر سکتے ہیں جس کے بارے میں خود ان کو یقین ہو کہ یہ خالق کی اتاری ہوئی کتاب ہے اور نہ اس شخصیت سے سند کے ساتھ کوئی بات نقل کر سکتے ہیں جس کو اپنے مذہب کا بانی سمجھتے ہیں، بلکہ محض سنی سنائی بے سند باتوں پر اطمینان کیے ہوتے ہیں۔

یہود و نصاریٰ کے عقائد

جو لوگ اپنے پاس خالق و مالک کی بھیجی ہوئی کتاب کے مدعی ہیں ان میں یہود و نصاریٰ کا نام لیا جاتا ہے، یہود کا دین تو خاندانی دین ہے وہ تو اپنے خاص خاندان کے باہر اپنے دین کی تبلیغ کرتے ہی نہیں، جس کا معنی یہ ہے کہ ان کے نزدیک ساری انسانیت کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی دین بھیجا ہوا نہیں ہے۔ پھر وہ یقین کے

ساتھ یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ہمارے پاس جو مذہبی کتاب ہے وہ وہی ہے جو سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السّلام پر نازل ہوئی اور اسی زبان میں ان ہی الفاظ میں ہمارے پاس محفوظ ہے جس زبان میں اور جن کلمات میں خالق تعالیٰ شانہ، کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی تھی۔ یہود کی تاریخ بتاتی ہے کہ وہ اصل تورات سے محروم ہیں یہ موجودہ کتاب جو ان کے پاس ہے بعد میں لکھی گئی ہے صرف اپنے خیال سے بلا دلیل اپنی نجات کا یقین کر کے بیٹھ جانا اور باقی سارے انسانوں کے بارے میں یہ عقیدہ رکھنا کہ ان کے لیے اللہ کی طرف سے کوئی ہدایت نہیں، سراسر غلطی ہے اور خود فریبی ہے۔

نصاریٰ سیّدنا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ماننے والے مشہور و معروف ہیں، ان کے دل جانتے ہیں کہ ہم جس دین پر ہیں یہ وہ دین نہیں ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کو دے کر بھیجا تھا، حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے یہ فرمایا ہو کہ میں اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہوں، یا یہ فرمایا ہو کہ میری اور میری والدہ کی عبادت کرو یا یہ فرمایا ہو کہ لوگ مجھے قتل کر دیں گے اور میرے قتل کے بعد جو شخص یہ عقیدہ رکھے گا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے کو قتل کرا کر اُن سب لوگوں کو نجات دے دی جو ان کو اللہ کا بیٹا مانیں، ایسا ہرگز نہیں ہے، ان میں سے کوئی بات بھی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام نے نہیں فرمائی اور نصاریٰ اس امر کا کوئی ثبوت نہیں دے سکتے کہ حضرت عیسٰی علیہ السّلام نے یہ باتیں بتائی ہیں، یہ سب باتیں کئی سو سال

کے بعد تجویز کی گئی ہیں چونکہ اس میں تن آسانی ہے اور پورے گناہ کرتے ہوئے مغفرت اور نجات کی گارنٹی ہے۔ اس لیے نصاریٰ نے ان باتوں کو بغیر تحقیق کے قبول کر رکھا ہے، چونکہ اتوار کے دن ذرا دیر کے لیے چرچ میں جانے سے پادری کی طرف سے ہفتہ بھر کے گناہوں کی بخشش کا عمومی اعلان کر دیا جاتا ہے۔ اور بعض گناہ ایسے ہیں، جو پادری کے کان میں کہہ کر معاف کرا لیے جاتے ہیں۔ اس لیے حقیقت میں نصاریٰ کے نزدیک نتیجہ کے طور پر کوئی گناہ 'گناہ' نہیں ہے۔ یہ کیسی خلافِ عقل بات ہے کہ نافرمانی خدائے پاک کی ہو اور مخلوق اسے معاف کر دے، ان پادریوں کو گناہوں کے معاف کرنے میں خدائے پاک کا نائب مانتے ہیں، ان کو یہ نیابت کہاں سے ملی کس نے ان کو نائب بنایا، یہ سب امور ایسے ہیں کہ جو بھی کوئی شخص عقلِ سلیم کو کام میں لائے گا۔ اور غور کرے گا تو ضرور اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ یہ سب باطل خیالات ہیں۔ نصاریٰ کا دین بندوں کا بنایا ہوا ہے یہ بات اس سے بھی ظاہر ہے کہ پروٹسٹنٹ فرقہ نے رومن کیتھولک سے بغاوت کر کے اپنے لیے خود دین تجویز کر لیا ہے اب ہے تو رومن کیتھولک بھی انسانوں کا تجویز کردہ دین جس کو ہم اوپر واضح کر چکے ہیں لیکن پروٹسٹنٹ کا مذہب تو خود ان کے اپنے اقرار سے اپنا تجویز کردہ ہے، اور دنیا میں زیادہ تعداد اسی پروٹسٹن فرقہ کی ہے۔

ﷺ ﷺ ﷺ

نفع و نقصان کو عبادت کا معیار بنانا

کچھ لوگوں نے عبادت کا معیار نفع اور ضرر کو بنا رکھا ہے، جس کو نفع دینے والا پایا اس کے سامنے جھک گئے اور جس سے نقصان اور ضرر کا اندیشہ ہؤا اس کو پوجنے لگے، گائے کی عبادت اور گنگا جمنا نیز چاند سورج کی پوجا اور آگ کی پرستش اسی ذہنیت کا نتیجہ ہے۔ ایشیا کے بہت سے علاقوں میں بدھ مذہب بھی رائج ہے، ان لوگوں میں عبادت کے طور پہ کچھ اشغال و افعال معروف ہیں، یہ لوگ بھی سند کے ساتھ یہ بات ثابت نہیں کر سکتے کہ ہم جس دین پر ہیں، ہمارے خالق نے ہمارے لیے بھیجا ہے۔

مختلف دین و مذاہب والوں سے ہمارا سوال

یہ مختصر سا خاکہ اسلام کے علاوہ دوسرے معروف اور مشہور مذاہب کے بارے میں ہم نے پیش کیا ہے اور ہمارا مرکزی سوال سارے دین والوں سے یہی ہے کہ اپنے اپنے مذہب کے ماننے والے کیا یہ بات ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ دین جس پہ ہم چل رہے ہیں۔ اور اپنے چھوٹوں کو اور اپنے ماننے والوں کو جس کی تعلیم دے رہے ہیں ہمارے خالق کا بھیجا ہوا دین ہے اور اس کی سند یہ ہے، اگر ثابت نہ کر سکیں تو ان کو غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم انسانوں کے خود تراشیدہ دین پہ چل کر کیسے نجات پا سکتے ہیں اور موت کے بعد قیامت کے دن خدا تعالےٰ کی گرفت سے کیسے بچ سکتے ہیں؟

دینِ اسلام اور اس کا چیلنج

موجودہ مذاہب میں اسلام بھی ایک مذہب ہے جو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوتے تھے، وہ معجزات پیش کرتے تھے جن کے ذریعہ صاحبِ بصیرت آدمی پر یہ واضح ہو جاتا تھا کہ یہ شخص اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ہے۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کثیر تعداد میں معجزات پیش فرمائے اور رہتی دنیا تک کے لیے ایک بہت بڑا بلکہ سب سے بڑا دائمی معجزہ اس دنیا میں چھوڑ گئے، وہ معجزہ قرآن کریم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے، خداوند قدوس نے اپنی اس کتاب میں شک کرنے والوں کو چیلنج کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِىْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ	اور اگر تم اس کتاب کی نسبت کچھ شک میں ہو جو ہم نے اپنے بندہ پر نازل فرمائی تو تم بنا لاؤ اس جیسا ایک ٹکڑا جو اس کے ہم پلہ ہو اور اپنے حمایتیوں کو بلا لو جو خدا کے علاوہ (تم نے تجویز کر رکھے) ہیں اگر تم سچے ہو (اس دعویٰ میں کہ یہ کتاب خدائے پاک کی طرف سے نہیں ہے) پس اگر تم (یہ) نہ کرو اور ہرگز (کبھی بھی ایسا) نہ کر سکو گے تو ڈرو اس آگ سے

وَالْحِجَارَةُ ۚ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ ۝ [1]

جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، یہ آگ تیار کی گئی ہے کافروں کے لیے۔

قرآن مجید میں دوسری جگہ ارشاد ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلٰٓی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ ھٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ کَانَ بَعْضُھُمْ لِبَعْضٍ ظَھِیْرًا ۝ [2]

(اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) آپ فرما دیجئے، کہ اگر تمام انسان اور تمام جنات سب اس کام کے لیے جمع ہو جائیں کہ اس قرآن جیسا بنا لائیں تو اس جیسا نہیں لا سکیں گے، اگرچہ آپس میں سب ایک دوسرے کے مددگار بن جائیں۔

یہ چیلنج اسی وقت سے ہے جب قرآن مجید نازل ہو رہا تھا۔ ڈیڑھ ہزار سال ہو رہے ہیں کہ کوئی بھی انسان یا جنّ انفرادی طور پہ یا کوئی اکاڈمی یا کوئی بھی چھوٹا بڑا ادارہ قرآن مجید جیسا کلام پیش نہیں کر سکا اور نہ پیش کر سکے گا۔

قرآن مجید ایک زندہ معجزہ

قرآن مجید زندہ معجزہ ہے جو سب کے سامنے ہے اس کا چیلنج قبول کرنے سے عاجز ہونا اس امر کی واضح دلیل ہے کہ یہ خدائے پاک وحدہٗ لاشریک کی طرف سے نازل کیا ہُوا ہے۔ انصاف پسند آدمی جس کا دل ضد اور عناد سے خالی ہو اور جو اپنی آخرت درست کرنے کے لیے فکرمند ہو اس کے لیے قرآن کا وجود قرآن کے حق ہونے پر زبردست دلیل ہے۔

سارے عالم کے انسانوں کے سامنے قرآن مجید موجود ہے، اور بالکل اسی طرح محفوظ ہے۔ جس طرح خالقِ کائنات جل جلالہٗ نے نازل فرمایا تھا اور اسی زبان میں محفوظ ہے جس زبان میں نازل ہوا تھا، یہ ایک ایسی بات ہے جس کو دوسری اقوام بھی جانتی اور مانتی ہیں، قرآن مجید صرف صحیفوں میں محفوظ نہیں بلکہ سینوں میں محفوظ ہے لاکھوں افراد ایسے ہیں جن کو پورا قرآن مجید حفظ یاد ہے، خدانخواستہ اگر مطبوعہ قرآن مجید ناپید ہو جائیں تو ہزاروں بچے جوان اور بوڑھے چند گھنٹوں میں پورا قرآن مجید اپنے حافظہ سے لکھوا سکتے ہیں۔ اگر کاغذ دنیا سے ناپید ہو جائے تب بھی قرآن مجید کی حفاظت ہوتی رہے گی، قرآن مجید کا حفظ ہونا بھی ایک بہت بڑا معجزہ ہے۔

دوسرے مذاہب کی کوئی کتاب قرآن کی طرح محفوظ نہیں ہے،

دوسرے مذاہب کی کوئی کتاب ایسی نہیں ہے جس کے حافظ موجود ہوں، ان کتابوں کے غیر محفوظ ہونے کی یہ بھی ایک دلیل ہے کہ ان کتابوں کی بقا کا مدار صرف لکھے ہوئے صحیفوں پر ہے۔ اسی لیے ان میں تحریف ہوئی ہے اور اب اصل کتاب کے بجائے ترجموں کی اشاعت ہو رہی ہے، اصل اور ترجمہ کے میلان کے لیے اگر ان سے کتاب مانگی جائے تو اصل کتاب پیش نہیں کر سکتے، لہٰذا ترجموں کے صحیح ہونے کے بارے میں کسی طرح بھی یقین نہیں کیا جا سکتا، پھر طبع کرنا متمدن زمانہ میں شروع ہوا ہے، اس سے پہلے ان کی کتابیں زاویہ حمول میں تھیں۔ دوسرے لوگوں میں تو کیا خود ان کے

ماننے والوں میں رواج پذیر نہ تھیں ، یہ سب امور لائق فکر ہیں قرآن مجید کے ترجمے اور تفسیریں مختلف زبانوں میں چھپی ہوئی ہیں۔

اسلام کی حقانیت اور جامعیت

دنیا بھر کے ممالک سے ریڈیو اور ٹی۔وی پر قرآن کی تفسیر اور ترجمہ نشر ہوتا ہے، مسلمانوں کے علاوہ دوسری قومیں نصرانی، یہودی، ہندو، پارسی، بدھسٹ وغیرہ تمام اقوام اس کو سنتی ہیں اور ہزاروں غیر مسلم افراد وہ ہیں جو قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں اور ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جو علوم شرقیہ پر ریسرچ کرنے کے عنوان سے قرآن کریم کا اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی سیرت کا مطالعہ کرتے ہیں بلکہ اسلامی موضوعات پر کتابیں لکھتے ہیں، بہت سے مستشرقین نے اسلامی کتابوں کو ایڈٹ کیا ہے اور آیات قرآنیہ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی انڈکس مرتب کی ہے۔ یہ سب لوگ قرآن وحدیث کی دعوتِ ایمان سے واقف ہیں، ان کو پتہ ہے کہ قرآن حق ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم واقعی اللہ کے سچے رسول ہیں، اور ان کی تعلیمات زندگی کے تمام شعبوں پر حاوی ہیں جو خدائے پاک کی طرف سے انسانوں کے لیے بھیجی گئی ہیں۔ یہ لوگ یہ بھی جانتے ہیں کہ ایک ایسا شخص جو بالکل ہی اُمّی ہو جس نے کسی سے کچھ بھی نہ پڑھا ہو زندگی کی ایسی تفصیلی تعلیمات نہیں دے سکتا، جو حضرت محمدؐ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہیں۔

اسلام دینِ حق ہے تو اسے جرأت کے ساتھ قبول کریں

جن لوگوں کے دلوں میں یہ بات اتری ہوئی ہے کہ اسلام دینِ حق ہے، اور مکمل اور جامع دین ہے، ان لوگوں پر لازم ہے کہ آگے بڑھ کر اسلام قبول کریں۔ لیکن یہ لوگ نہ خود اسلام قبول کرتے ہیں نہ دوسروں کو قبول کرنے دیتے ہیں، انھوں نے اسلام پر چند اعتراضات تراشے ہیں اور ان کو بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ حالانکہ علمائے اسلام ان سب کا ٹھوس جواب بارہا دے چکے ہیں۔ جن لوگوں کو اپنے علم اور فہم کی وجہ سے آگے بڑھ کر اسلام قبول کرنا لازم تھا وہی حق کی طرف آگے بڑھنے کو تیار نہیں ہیں اسلام پر اعتراض کر دینے سے موت کے بعد کا مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔

مرنے کے بعد آخرت کی دائمی زندگی کیسی گذرے گی

سوال و جواب اور بحث و مناظرہ کا مسئلہ نہیں ہے، موت کے بعد کی دوامی زندگی میں اپنے آپ کو آگ کے دائمی عذاب سے محفوظ کرنے کا معاملہ ہے ہر شخص کو اپنے بارے میں یہ سوچنا لازم ہے کہ میں جس دین پر ہوں کیا یہ دین اللہ کے نزدیک مقبول ہے اور مقبولیت کی کیا دلیل ہے۔ اگر میرا یہ دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول نہ ہوا اور دینِ اسلام کی مقبولیت موت کے بعد ظاہر ہوئی جس کے داعی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو اس وقت میرا کیا انجام ہوگا؟

اگر مسلمانوں پر چند اعتراضات کر دیئے یا دوسری قوموں کو ایک

مذہب نے اپنے مذہب میں ملا کر دنیا میں اپنی مجارٹی اور اکثریت حاصل کر لی یا مسلمانوں کی حکومت کو توڑ دیا تو اس سے موت کے بعد والا مسئلہ حل ہونے والا نہیں، ہر فرد اپنی قوم کے لیے دنیا میں برتر رہنے کے لیے سوچتا ہے اور اس کے لیے تنظیمیں اور جماعتیں بنی ہوئی ہیں، لیکن اپنی ذات کے لیے کوئی نہیں سوچتا کہ موت کے بعد میرا کیا بنے گا، اگر کسی نے اپنی قوم کو دنیاوی اعتبار سے اونچا کر دیا یا اہلِ اسلام سے دشمنی کر کے نقصان پہنچا دیا تو اس سے خود اپنی آخرت کیسے سدھرے گی؟ یہ قابلِ فکر ہے!

اصل کامیابی کیا ہے؟

اپنی ذات کے لیے اور اپنی قوم کے لیے دنیاوی ترقی اور برتری کو سوچنا اور آخرت کی دائمی زندگی کے آرام کی فکر سے غافل ہونا اور وہاں کی تکلیفوں سے محفوظ رہنے کے لیے فکرمند نہ ہونا بہت بڑی نادانی ہے، یاد رہے کہ دنیاوی نفع و نقصان اور اقلیت و اکثریت اور وطنیت و قومیت سب فانی چیزیں ہیں اصل کامیاب وہ ہے جو آخرت میں کامیاب ہو اور اصل بربادی اس کی ہے جو آخرت میں برباد اور ناکام ہوا۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ قُلْ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ الَّذِیْنَ خَسِرُوْۤا اَنْفُسَهُمْ وَاَهْلِیْهِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَلَا ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ [1]
(ترجمہ) آپ فرما دیجیے بلاشبہ پورے خسارہ والے وہ ہیں جو قیامت کے دن اپنی جانوں سے اور اپنے متعلقین سے میں خسارہ میں پڑے۔ خبردار یہ صریح

---

[1] سورۂ زمر ع ۲

خسارہ ہے۔

پوری دنیا کے انسانوں کے لیے ایک رسول

سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سارے انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ ساری دنیا کے کسی بھی علاقہ میں کوئی انسان رہتا ہو، کالا ہو یا گورا، حاکم یا محکوم، فقیر ہو یا غنی ہر شخص کی طرف سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجے گئے ہیں جس کا قرآن مجید میں واضح طور پر خداوند قدوس نے اعلان فرما دیا ہے۔

قُلْ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا ۨ الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ۠ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ [۱]

آپ فرما دیجئے کہ اے لوگو! بلاشبہ میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا پیغمبر ہوں، وہ اللہ جس کیلئے آسمان اور زمین کی بادشاہت ہے کوئی معبود نہیں اس کے سوا، وہ زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے سو تم ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر جو نبی اُمّی ہے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور اس کے کلمات پر اور تم اس کا اتباع کرو تاکہ راہِ راست پر آجاؤ۔

نیز ارشادِ خداوندی ہے۔

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً

اور ہم نے آپ کو تمام انسانوں کے لیے

[۱] سورۂ اعراف ع ۲۰

لِّلنَّاسِ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ؕ[1] — پیغمبر بنا کر بھیجا ہے، خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:۔

وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَا یَسْمَعُ بِیْ اَحَدٌ مِّنْ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ یَھُوْدِیٌّ وَلَا نَصْرَانِیٌّ ثُمَّ یَمُوْتُ وَلَمْ یُؤْمِنْ بِالَّذِیْ اُرْسِلْتُ بِہٖ اِلَّا کَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّارِ۔ (رواہ مسلم) — قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے میری نبی ہونے کی خبر جس کسی انسان کو بھی پہنچے گی اور وہ اس دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے گا جو دین لے کر میں بھیجا گیا ہوں تو وہ ضرور دوزخ والوں میں سے ہو گا چاہے یہودی ہو یا نصرانی۔

یہود اور نصاریٰ کا ذکر خصوصیت سے اس لیے فرمایا کہ وہ اپنے پاس دینِ سماوی ہونے کے مدعی ہیں۔

دینِ اسلام جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدائے پاک کی طرف سے لائے ہیں اور تمام انسانوں کو اس کے قبول کرنے کی دعوت دی ہے صرف یہی دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقبول ہے۔ سیدنا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے دین کے علاوہ کوئی دین اللہ کے نزدیک مقبول نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ — اور جو کوئی شخص اسلام کے علاوہ کسی

---

[1] سورۂ سبا ع ۳

دِيۡنًا فَلَنۡ يُّقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي الۡاٰخِرَةِ مِنَ الۡخٰسِرِيۡنَ ؁ۃ

دوسرے دین کو چاہے گا وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں تباہ کار لوگوں میں سے ہوگا۔

بہت سے لوگ اسلام کو مانتے ہیں مگر قبولِ اسلام کی جرأت نہیں کرتے

یورپ اور ایشیا کے بہت سے لیڈروں اور فلاسفروں سے اسلام اور قرآن کی تعریفیں منقول ہیں یہ لوگ تعریف تو کرتے ہیں لیکن اسلام قبول نہیں کرتے، قول سے اظہارِ حق کرتے ہیں اور عملی طور پر باطل کو اختیار کیے ہوئے ہیں، ان کا اقرار ان پر حجت ہے، بہت سے غیر مسلم شاعر خاتم الانبیاء سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں نعتیں لکھتے ہیں، خوب تعریفیں کرتے ہیں لیکن اسلام قبول کرنے کو تیار نہیں، اسلام کو حق جانتے ہیں مگر مانتے نہیں ہیں، دنیاوی منافع کا خیال اور قوم اور وطن کے لوگوں کے سامنے جھجکنے کا تصور ان کی آخرت کی بربادی کا سبب بنا ہوا ہے۔

بہت سے لوگ دنیاوی نقصان کے ڈر سے اسلام قبول نہیں کرتے

بہت سے لوگوں کے دلوں میں اسلام کی حقانیت گھر کیے ہوئے ہے۔ لیکن دنیاوی منافع اور مناصب اور مال واقتدار سے محروم ہو جانے کے ڈر سے اسلام قبول نہیں کرتے ان کے سامنے جائدادیں ہیں اور عہدے ہیں ان کی خام خیالی ہے کہ ہم اسلام قبول کریں گے تو ان چیزوں سے محروم ہو

ۃ سورۂ آل عمران ع ۹

جائیں گے۔ بات یہ ہے کہ یہ سب حقیر اور فانی چیزیں ہیں ان کی وجہ سے آخرت کے ہمیشہ والے عذاب کے لیے تیار ہونا سب سے بڑی نادانی ہے اور اپنی جان پر اور اپنی اولاد اور اپنے ماتحتوں پر سب سے بڑا ظلم ہے۔ سمجھ داری کا تقاضا یہ ہے کہ اگر موت کے بعد والی دائمی زندگی میں عذاب نہ ہو اور موت کے بعد جنت میں داخل ہو کر وہاں کی نعمتوں سے مالامال ہو اور آخرت کی عظیم کامیابی کی وجہ سے دنیاوی بادشاہت صدارت وزارت عہدے جائدادیں جاتی رہیں تو یہ کوئی نقصان نہیں، چھوٹے منافع کی قربانی دے کر بڑے منافع حاصل کرنا ہر عقلمند کے نزدیک مسلم ہے۔

بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسلام دینِ حق تو ہے اور بہت ہی اچھا دین ہے لیکن مسلمانوں کی جو حالت ہے اس کو دیکھ کر ہم اسلام قبول نہیں کرتے، مسلمانوں کی حالت دنیاوی اعتبار سے کمزور ہے، ان کے پاس مال کی کمی ہے، اگر ہم اسلام قبول کر لیں تو ہم بھی ایسے ہی ہو جائیں گے۔ اول تو یہ محض ایک جھوٹا وسوسہ ہے کہ اسلام قبول کرنے سے تنگدستی آجائے گی، اور اگر بالفرض ایسا ہو بھی جائے تب بھی نقصان کا سودا نہیں ہے۔ کیونکہ موت کے بعد کی دائمی زندگی کے سکھ اور آرام کے سامنے ساری دنیا بھی بے حقیقت ہے اگر اسلام قبول کرنے سے دنیا میں کچھ تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں تو بشاشت کے ساتھ برداشت کرنا چاہیئے۔

کچھ لوگ یوں کہتے ہیں کہ مسلمانوں کی عملی حالت درست نہیں ہے، وہ لوگ اپنے عمل سے دوسروں کو اسلام سے روکے ہوئے ہیں۔ کیا یہ بات

قیامت کے دن خدائے وحدہٗ لاشریک کے سامنے کوئی کام دے سکے گی؟ اگر مسلمان بے عمل ہیں تو تم اسلام قبول کر کے آگے بڑھو، اسلام پر پورا عمل کر کے دکھلا دو، پرانے مسلمان تم سے پیچھے رہ جائیں گے۔

پوری دنیا کے لوگوں کو دعوتِ حق

مسلمان کوئی نسلی قوم نہیں ہے اور اسلام انسانوں کے کسی خاص گروہ یا گروپ یا قوم یا وطن کے لیے مخصوص نہیں ہے، سارے انسانوں کو اس کی دعوت ہے۔ اسلام قبول کر کے جو شخص علم و عمل میں آگے بڑھے گا اللہ تعالیٰ کے ہاں اس کے درجات بلند ہوں گے اور وہ اللہ کا محبوب ہو گا۔

ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مسلمان ہمارے کھانے پینے اور دوسری ضرورتوں کا انتظام کر دیں تو ہم اسلام قبول کر لیتے ہیں، بات یہ ہے کہ جو شخص دینِ اسلام قبول کرتا ہے وہ اپنی جان پر رحم کرتا ہے اور اپنی ذات پر احسان کرتا ہے، مسلمانوں پر اس کا کوئی احسان نہیں، مسلمان کھانے پینے اور دیگر اخراجات کا وعدہ کیوں کریں؟ آخرت میں جنت ملنے اور دوزخ کے عذاب سے محفوظ ہونے کے لالچ میں اسلام قبول کرنا لازم ہے۔ اسلام کی مرکزی دعوت یہ ہے کہ اپنے خالق و مالک کو راضی کرنے کے لیے اور موت کے بعد والی زندگی میں آرام پانے کے لیے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے دین کو قبول کرو جو خدا کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے اللہ کے بندوں تک پہنچا ہے، دنیاوی

چیزوں کا لالچ دے کر یا حکومت یا کوئی عہدہ یا مال دینے کے وعدہ پر اسلام کی تبلیغ نہیں کی جاتی، اور صحیح بات یہ ہے کہ جس دین کے مشن کی بنیاد دنیاوی چیزوں کے لالچ پر ہو اس دین کے باطل ہونے کے لیے یہی کافی ہے۔ اور یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ جو شخص کسی دین کو دنیاوی لالچ کی وجہ سے قبول کرے گا اس میں پختگی نہیں آسکتی کیونکہ بعد میں اگر کسی دوسرے دین والوں نے زیادہ مال یا کسی بڑے عہدہ کی پیش کش کر دی تو لالچی آدمی ادھر کا رخ کر لے گا۔ جس کو اسلام کے حق ہونے میں شک ہو وہ اسلام کے قانون میں مسلمان نہیں ہو سکتا اگرچہ اپنے کو مسلمان کہتا ہو' اور مسلمانوں جیسا نام رکھ لیا ہو' اسلام جھوٹے دعویداروں کو اپنا نہیں بناتا اور جو دل سے مسلمان نہ ہو اس کو اپنا بنا کر دنیا میں اپنی اکثریت بڑھانے کا قائل نہیں۔

ہاں اگر کوئی شخص کسی دنیاوی لالچ کے بغیر اسلام قبول کرے پھر اس کی برکات دنیاوی طور پر بھی ظاہر ہو جائیں تو یہ اللہ پاک کا مزید انعام ہوگا اور اگر کوئی شخص اپنی آخرت کے نفع کو سامنے رکھ کر دنیاوی لالچ کے بغیر مسلمان ہو جائے اور اس کے پاس مال نہ ہو تو مسلمانوں کو چاہیئے کہ . . . .

اس کی مالی معاونت کریں جس سے وہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائے لیکن اگر مسلمان کسی قسم کی دنیاوی مدد نہ کریں تو اس سے یہ جائز نہیں ہو جاتا کہ اپنی جان کو دوزخ کے راستے پہ چلاتے رہیں اور خود ضد کر کے دوزخ میں گریں۔ اگر مسلمان کسی امداد کا وعدہ نہ کریں یا اسلام قبول

کرنے کے بعد کسی طرح کی مدد نہ کریں تو بارگاہِ خداوندی میں یہ کہہ کر نجات نہیں ہو سکتی کہ مسلمانوں نے ہمیں نہیں اپنایا اور ہماری امداد نہ کی۔

یہ سوال بھی قابلِ ذکر ہے کہ جو لوگ عاقل بالغ ہیں اور ان کے نام ذاتی جائیدادیں ہیں اور بینکوں میں ان کا بینک بیلنس ہے وہ لوگ مسلمان ہو جائیں گے تو ان کے اموال کیوں جاتے رہیں گے؟ دنیا کا عام قانون ہے کہ کوئی عاقل بالغ دین بدل لے تو اس کی ملکیت زائل نہیں ہوتی، پھر اسلام قبول کرنے سے تنگدست ہو جانے اور کاروبار ختم ہو جانے کا کیوں ڈر ہے؟ در حقیقت یہ جھوٹے وسوسے ہیں جو قبولِ اسلام سے باز رکھتے ہیں۔

دنیا میں بعض ممالک ایسے بھی ہیں جہاں مذہبی تعصب نہیں ہے، ایک گھرانے کے متعدد افراد کے متعدد دین ہیں، کوئی مسلمان ہے اور کوئی نصرانی اور کوئی بدھسٹ وغیرہ ہے۔ جب مسلمان کی نماز اور دوسرے اعمال اسلام دیکھتے ہیں تو اس کو اچھا سمجھتے ہیں اور اسلام کو حق بھی جانتے ہیں۔ لیکن اسلام قبول کرنے کے لیے کہا جائے تو کہتے ہیں کہ اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا ہم قبول نہیں کرتے۔

نفسِ انسانی کا ایک بڑا دھوکہ

در حقیقت یہ نفس کا بہت بڑا دھوکہ ہے اگر اسلام اس لیے قبول نہ کیا کہ اس کے احکام پر عمل دشوار ہے تو اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے ایسے دین پر مرنے سے جو دین اللہ کے نزدیک مقبول نہیں موت کے بعد والے عذاب

سے کیسے بچ جائیں گے؟ کیا اسلام کو برتے بغیر مشکل کہہ دینے سے خدائے تعالیٰ کے حضور پیشی کے وقت یہ جھوٹا عذر چل جائے گا؟ ہرگز نہیں!
درحقیقت اسلام ہی ایک ایسا دین ہے جو جامع اور مکمل اور زندگی کے ہر شعبہ پر حاوی ہوتے ہوئے بھی اس قدر آسان ہے کہ جو عاقل بالغ اس پر عمل کرنا چاہے عمل کر سکتا ہے اور مشاہدہ ہے کہ جو لوگ اس پر عمل کرنا چاہتے ہیں بڑی آسانی سے اس کے احکام پر عمل کر لیتے ہیں۔

وحدتِ ادیان کا عقیدہ خود تراشیدہ ہے

بہت سے لوگ وحدتِ ادیان کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ دنیا میں جو دین رواج پائے ہوتے ہیں ان میں سے کسی بھی دین پر چلنا اور اس دین کے عقیدے کے مطابق خدائے تعالیٰ کو مان لینا قیامت کے دن عذاب سے نجات پانے کے لیے کافی ہے۔ ان لوگوں سے بھی وہی سوال ہے کہ تمہاری اس بات کی سند کیا ہے کیا خالق و مالک کی طرف سے تم کو یہ بات بتائی گئی ہے یا تمہاری اپنی خود تراشیدہ بات ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ لوگ اس بارے میں کوئی سند پیش نہیں کر سکتے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو یہ بات بتائی گئی ہے، یہ ان لوگوں کا اپنا اختراع اور خود تراشیدہ خیال خام ہے، خود بخود کوئی عقیدہ تراش لینا اور یہ گمان رکھنا کہ ہمارے خیال کے مطابق آخرت میں فیصلہ ہوگا بہت بڑی نادانی ہے اور اپنی جان پر بڑا ظلم ہے

دوسرے جہنم کا عقیدہ رکھنے والوں سے سوال

بہت سے لوگ ایسے مذہب کے ماننے والے ہیں جس میں یہ بتایا گیا

ہے کہ جب کسی کو موت آتی ہے تو اس کی روح اپنی اسی آخری زندگی کے عمل کے اعتبار سے دوسری زندگی پالیتی ہے اگر اچھے عمل کیے تھے، تو راجہ بادشاہ، مالدار وغیرہ کا جنم لے لیتی ہے اور اس بعد والی زندگی میں آرام سے رہتی ہے، اور برُے اعمال والی روح برُے انسانوں یا برُے جانوروں کا جنم لے لیتی ہے اور یہ سلسلہ برابر جاری ہے۔ ایک جنم سے دوسرے جنم میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔ یہ لوگ دنیا کے فنا ہونے کے اور قیامت قائم ہوکر حساب کتاب اور جزا سزا کے قائل نہیں، ان کے نزدیک یہ دوسرے جنموں میں منتقل ہونا ہی جزا سزا ہے، ان کی اس بات سے قیامت قائم ہونے کا انکار لازم آتا ہے، جب جنم بدل جانے ہی سے اچھے برے اعمال کے بدلے مل رہے ہیں تو قیامت قائم ہونے اور اعمال کے فیصلے ہونے کی ضرورت ہی باقی نہیں رہتی۔

ان لوگوں سے سوال ہے کہ جب خالقِ کائنات جل مجدہٗ نے پہلی بار انسان کو پیدا فرمایا تو اس وقت وہ اچھی حالت اور آرام والی زندگی میں تھا یا دکھ تکلیف میں تھا، جواب میں جو شق بھی اختیار کریں، اس پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب پہلے سے عمل نہیں تھا تو پہلی بار اچھے یا برُے جنم میں کیوں پیدا کیا گیا؟ اور اگر یوں کہیں کہ انسان کی پیدائش کی ابتداء ہی نہیں ہے تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ انسان بھی ازل سے ہے اور خدائے پاک بھی ازل سے ہے اس طرح سے انسان کا اپنے وجود میں خدا تعالیٰ کے برابر ہونا لازم آتا ہے پھر جب انسان کے وجود کی ابتداء ہی نہیں مانتے تو اس سے لازم آتا ہے،

کہ خداوند تعالیٰ نے انسان کو وجود نہیں بخشا (العیاذ باللہ) بالغرض اگر انسان وجود پانے میں کسی کا محتاج نہیں تو پھر کسی کی عبادت کیوں کرے در حقیقت ایسا عقیدہ رکھنے سے خداوند تعالےٰ کی خالقیت اور مالکیت کا انکار لازم آتا ہے جو بہت بڑا کفر ہے۔

یہ جزا سزا کا قانون جسے تناسخ یا آواگون کہتے ہیں انسانوں کا خود تجویز کیا ہوا ہے خالقِ کائنات کی طرف سے ان کے پاس اس بارے میں کوئی ہدایت نہیں۔ یہ لوگ محض اٹکل اور گمان سے باتیں کرتے ہیں، اپنے طور پر جزا سزا کا قانون تجویز کر لینا اور یہ عقیدہ رکھنا کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں خداتعالیٰ کے نزدیک یہی حق ہے، خداتعالیٰ پر بہتان ہے یہ لوگ کچھ بھی عقیدہ تراش لیں قیامت ضرور قائم ہونی ہے اور خالقِ کائنات جل مجدہٗ کی بغاوت پر دائمی سزا ضرور ملنی ہے۔

جنّت اور دوزخ کے منکرین کی تردید

دنیا میں بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی نہ کسی مذہب سے اپنی نسبت بھی رکھتے ہیں اور یہ نسبت خاندانی یا قومی یا ملکی رواج کی وجہ سے انھوں نے اپنے ساتھ لگا رکھی ہے، دل کی گہرائی سے وہ کسی مذہب کے قائل نہیں، اس لیے وہ نہ صرف یہ کہ آخرت پر خود ایمان نہیں رکھتے بلکہ دوسروں کو بھی بہکاتے ہیں اور گمراہ کرتے ہیں، خدائے پاک نے قرآن مجید میں مؤمنین سے جو وعدے کیے ہیں اور کافروں کے بارے میں جن سزاؤں کی خبر دی ہے ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ حضرت

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک مصلح اور ریفارمر تھے، انھوں نے دیکھا کہ عرب کے بدو قابو میں نہیں آتے اور برے اعمال چھوڑ کر اچھے اعمال قبول نہیں کرتے، لہٰذا آپ نے ان لوگوں کو موت کے بعد کی نعمتوں کا لالچ دے کر اور وہاں کی سزاؤں سے ڈرا کر سدھار کے راستہ پر لگایا ورنہ موت کے بعد کوئی زندگی نہیں اور حساب کتاب کی کچھ حقیقت نہیں اور جنت و دوزخ محض ایک خیالی تصور ہے۔ خدا کی پناہ یہ لوگ محض اپنی طرف سے یہ باتیں کرتے ہیں اپنی بات کے صحیح ہونے کی کوئی سند خدا پاک کی طرف سے پیش نہیں کرتے، محض اٹکل کے آگے پیچھے گھوم رہے ہیں اور جھوٹ بول کر خود بھی برباد ہو رہے ہیں اور دوسروں کو بھی برباد کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ شانہٗ نے جتنے بھی پیغمبر بھیجے اُن میں سے کسی نے بھی جھوٹے لالچ دے کر اور واقع نہ ہونے والے عذابوں سے ڈرا کر ایمان کی دعوت نہیں دی جو شخص اپنی دعوت کے طریق کار میں بھی جھوٹا ہو وہ کیا اصلاح کر سکتا ہے؟

اس عقیدہ کی تردید کہ جنت و دوزخ اسی دنیا میں ہے

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ جنت یا دوزخ اسی دنیا کا نام ہے۔ دنیاوی نعمتوں میں ترقی کرتے کرتے عروج پر پہنچ گئے تو جنت مل گئی اور فقر و فاقہ اور امراض وغیرہ نے بہت زیادہ گھیر لیا تو یہی دوزخ ہے یہ لوگ بھی آخرت پر ایمان نہیں رکھتے، خواہ اپنے کو کسی نبی کی طرف منسوب کرتے ہوں، ان کی یہ باتیں سراسر کفر ہیں، ان میں قرآن کی بیان

کردہ حقائق کا انکار ہے اور خدائے پاک کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب ہے۔

دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ اگر کوئی غیر معتبر شخص بھی یہ کہہ دے کہ فلاں راستہ میں ایک بڑا اژدھا پڑا ہوا ہے تو وہاں سے گذرنے کی ہمت نہیں کی جاتی اور پورے اطمینان کے بعد لوگ گذرنے کا ارادہ کرتے ہیں جب یہ یقین ہو جائے کہ وہاں اژدھا نہیں ہے، دنیا کی فنا ہونے والی زندگی کے لیے اتنی احتیاط ہے اور موت کے بعد کی دائمی زندگی کے بارے میں جب اللہ کا رسولؐ اور اللہ کی کتاب واضح طور پر بتا رہے ہیں کہ خدائے پاک کے باغیوں کے لیے سخت عذاب ہے اور کروڑوں افراد اس بات کی تصدیق کر رہے ہیں اور باغیوں کو اس کے ماننے کی دعوت دے رہے ہیں اور وہاں کی جزا و سزا سے آگاہ کر رہے ہیں تو اس کے بارے میں کیوں اپنی ذات کی ہمدردی سے بے خبر ہیں اور قرآن کی دعوتِ حق کو جانتے ہوئے خدا پاک کی بغاوت پر کیوں اصرار ہے؟

اپنی ذات کی ہمدردی کا تقاضا

اپنی ذات کی ہمدردی کا تقاضہ یہ ہے کہ ہر شخص دعوتِ قرآنی کو سامنے رکھ کر خوب غور کرے اور نفس اور قوم اور اہلِ وطن، کنبہ، قبیلہ کے لوگ، لیڈر اور سردار، ان میں سے اگر کوئی بھی قبولِ حق سے روکے تو ان کی اطاعت نہ کرے اور حق کو قبول کرے اور خوب غور کرے کہ اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی بات صحیح نکلی (اور واقعی صحیح ہے۔ جس میں

کوئی شک نہیں) اور میں اسلام قبول کیے بغیر مر گیا تو میرا کیا بنے گا؛ وہاں مال، آل اولاد، اہلِ وطن، قوم کے سردار، ملک کے لیڈر بچا نہ سکیں گے بلکہ ان میں جو اسلام کو قبول کیے بغیر مر جائیں گے وہ خود عذاب میں مبتلا ہوں گے۔

قیامت میں کوئی کسی کے کام نہ آئے گا

قرآن مجید نے صاف بیان فرمایا کہ قیامت کے دن کوئی کسی کا نہ ہوگا اور سارے رشتے اور تعلقات ختم ہو جائیں گے۔

فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ۝ يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِيْهِ ۝ وَاُمِّهٖ وَاَبِيْهِ ۝ وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِيْهِ ۝ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ ۝[۵۱]

پھر جس وقت کانوں کو بہرہ کر دینے والا شور برپا ہوگا جس روز آدمی اپنے بھائی سے اور اپنی ماں سے اور اپنے باپ سے اور اپنی بیوی سے اور اپنے بیٹوں سے بھاگے گا ان میں ہر شخص اپنے ایسے حال میں ہوگا جو کسی طرف متوجہ نہ ہونے دے گا۔

نیز ارشاد فرمایا۔

فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَلَآ اَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَّلَا يَتَسَآءَلُوْنَ ۝[۵۲]

پھر جب صور پھونکا جائے گا تو ان کے آپس کے رشتے ناتے اس دن باقی نہ رہیں گے اور آپس میں کوئی کسی کو نہ پوچھے گا۔

---

۵۱ سورۂ عبس،

۵۲ سورۂ مؤمنون ع ۶،

قرآن مجید میں یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ چھوٹے بڑوں سے کہیں گے لَوْلَآ اَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ (یعنی تم نہ ہوتے تو ہم ضرور مؤمن ہوتے) اس پر ان کے بڑے جواب دیں گے اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ بَلْ كُنْتُمْ مُّجْرِمِيْنَ ○ (یعنی کیا ہم نے تم کو ہدایت سے روکا تھا اس کے بعد کہ تم کو ہدایت پہنچ چکی تھی ۔ بلکہ تم ہی مجرم ہو) اس پر چھوٹے کہیں گے بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ وَنَجْعَلَ لَهٗٓ اَنْدَادًا (کہ تم نے جو رات دن تدبیریں کیں ان تدبیروں نے ہم کو ایمان سے روکا جبکہ تم ہم کو حکم دیتے تھے کہ ہم اللہ کے ساتھ کفر کریں۔ اور اس کے لیے شریک قرار دیں ۔)[۱]

یہاں تک ہم نے ان لوگوں سے خطاب کیا ہے جو کسی نہ کسی مذہب کو مانتے ہیں اور اپنے مذہب پر چلنے کو موت کے بعد نجات کا اور آخرت میں آرام اور سکھ سے رہنے کا ذریعہ جانتے ہیں ۔ جو لوگ موت کے بعد کی زندگی کا اور اس زندگی میں عذاب و ثواب کا تصور رکھتے ہیں ان کے لیے حیات بعد الممات (موت کے بعد کی زندگی) کے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے ؛

ان لوگوں سے خطاب جو کسی دین کے قائل نہیں

البتہ دنیا میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو کسی دین کے قائل نہیں، اور موت کے بعد زندہ ہونے کو محض ایک خام خیالی بتاتے ہیں ، اور جو کوئی موت سے

---

۱ سورۂ سبا ع ۴

بعد کی زندگی کا عقیدہ رکھے اس کی مذاق بناتے ہیں ایسے لوگوں کو بھی ہماری طرف سے مخلصانہ دعوتِ فکر ہے اور ان سے گذارش ہے کہ موت کے بعد کی زندگی کا جو تم لوگ انکار کر رہے ہو تمھارے پاس اس کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ تم کو اپنی ذاتی خیر خواہی کی بنیاد پر غور کرنا چاہیئے کہ داعیٔ اسلام سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو موت کے بعد زندہ ہونے کی اور سوال جواب، حساب کتاب عذاب ثواب کی خبر دی ہے اگر ہم اس کے منکر ہو کر خالق و مالک کے باغی ہوئے اور موت کے بعد بغاوت کی سزا دی جانے لگی جو قرآن کے بیان کے مطابق بہت سخت ہوگی اور دائمی ہوگی تو ہمارا کیا حال ہوگا؟ کچھ لوگ ایسے ہیں جو خدائے تعالیٰ کو مانتے ہیں اور اس کے قادرِ مطلق ہونے کو بھی تسلیم کرتے ہیں لیکن جب ان کے سامنے موت کے بعد زندہ ہونے کی بات آتی ہے تو اس کا انکار کرنے لگتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ جب آگ میں جلا دیا گیا یا مٹی میں دفن ہو کر خاک ہو گیا اور ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں تو پھر کیسے دوبارہ زندہ ہوں گے، قرآن مجید میں جگہ جگہ موت کے بعد زندہ ہونے کے منکرین کی باتیں نقل فرمائی ہیں پھر ان کی تردید بھی فرمائی ہے۔

ارشادِ خداوندی ہے:۔

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ ط قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ه	اور انسان نے ہماری شان میں ایک مثل بیان کی اور اپنی پیدائش کو بھول گیا۔ اس نے کہا کہ ہڈیوں کو کون زندہ کرے گا؟

قُلْ يُحْيِيهَا الَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ¹

جبکہ وہ بوسیدہ ہوگئی ہوں گی آپ فرما دیجئے کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو پہلی بار پیدا فرمایا اور ہر طرح کا پیدا کرنا جانتا ہے۔

عجیب بات ہے کہ جو لوگ اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ خداوند قدوس نے انسان کو اور سارے عالم کو وجود بخشا وہ لوگ موت کے بعد دوبارہ زندہ ہونے کے منکر ہو جاتے ہیں۔ حالانکہ یہ ایک سیدھی سی بات ہے کہ جس نے پہلی بار پیدا فرمایا وہ دوسری بار بھی پیدا فرما سکتا ہے۔

وہ لوگ جو خدا کے وجود کے قائل نہیں

اس دنیا میں ایک کثیر تعداد ان لوگوں کی بھی ہے، جو خدائے تعالیٰ کے وجود کے قائل نہیں ہیں، اور اسی لیے کسی دین کے ماننے والوں کو بے وقوف سمجھتے ہیں۔ یہ لوگ کہتے ہیں کہ دنیا میں جو کچھ ہے خود ہی وجود میں آگیا یہ ان لوگوں کی نادانی ہے، جن چیزوں میں تغیرات ہیں اور انقلابات ہیں، وہ چیزیں خود وجود میں کس طرح آسکتی ہیں اس عالم کے حیوانات نباتات، جمادات اور ان کی انواع واصناف، پھر ان کے مختلف احوال و اوصاف اس بات کو بتاتے ہیں کہ ان کو حکیم مطلق نے وجود دیا ہے۔ کسی کے تصرف کے بغیر مخصوص

¹ سورۂ یٰسٓ ع ۵

ایک صورت میں ہونا دوسری کروڑوں صورتوں میں نہ ہونا، درختوں کے پھلوں، پھولوں اور پتوں کا مختلف ہونا چیزوں کی خاصیت میں فرق ہونا، مزاجوں کا تر اور خشک، گرم اور سرد ہونا، یہ سب کچھ کسی کے تصرف کے بغیر ہو جانا عقل سے باہر ہے،

ہم نے مخلوقات میں سے چند چیزوں کی طرف اشارہ کیا اگر معمولی سی عقل رکھنے والا شخص بھی مخلوقات میں غور کرتا رہے تو اس کو اس بات کا یقین بڑھتا چلا جائے گا کہ اس عالم کا پیدا کرنے والا ضرور ہے، اگر انسان صرف اپنی ہی ذات کے اندر غور کرے، تو خالق و مالک جل مجدہ کی معرفت بآسانی حاصل ہو سکتی ہے، انسان کو یہ صورت اور ہیئت اور قد و قامت اور غور و فکر کی قوت کہاں سے ملی۔ اس کے جسم کا جوڑوں سے مرکب ہونا، جھکنا، اٹھنا، بیٹھنا، پیٹ کا خالی ہونا پھر بھرنا، پھر اندر کی مشینری سے ہضم ہونا، خون کا رگوں میں پہنچنا، فضلہ باہر نکلنا، نیند کے لیے مجبور ہو جانا، مریض ہونا، کسی کا اندھا پیدا ہونا اور کسی کا بہرا پیدا ہونا، کسی کا جسم ناقص ہونا اور کسی کے جسم میں کچھ زیادتی ہونا یہ سب باتیں بتاتی ہیں کہ انسان اپنے پیدا ہونے میں اور اپنے باقی رہنے میں کسی ایسی ذات کا محتاج ہے جس نے اسے اپنے اختیار سے وجود بخشا اور جس حالت میں جس کو چاہا رکھا،

٭٭٭

ڈاروِن کے عقیدہ ماننے والوں سے خطاب

کچھ لوگ ڈاروِن کے عقیدۂ ارتقاء کے قائل ہیں اور اس کی اندھی تقلید پر جمے ہوئے ہیں، اگر پرانی چیزوں میں انقلاب و تغیرات آتے آتے آخری انقلاب میں ایسا ہوا کہ انسان وجود میں آگیا تو اب سوال یہ ہے کہ انسان کو دنیا میں آئے ہوئے ہزاروں سال ہو چکے ہیں اس طویل مدت میں آگے ترقی کیوں نہیں ہوئی؟ درحقیقت یہ سب ان دیکھی اٹکل پچو باتیں ہیں، ہم نے جس طرح مذہب کے ماننے والوں کو فکر کی دعوت دی ہے، اسی طرح خالق و مالک جل مجدہ کے منکرین کو دعوتِ فکر دے رہے ہیں، ہر شخص اپنی ذات کے بارے میں غور کرے کہ موت کے بعد میرا کیا بنے گا؟ ان لوگوں سے ہمارا یہی کہنا ہے کہ تم نے یہ جو طے کر رکھا ہے کہ اس عالم کا خالق و مالک کوئی نہیں ہے، تمہارا یہ ذاتی خیال ہے جو عقلِ سلیم کے بالکل خلاف ہے، تمہارے اس خیال کے برعکس کروڑوں افراد ایسے ہیں جو خالق و مالک کو مانتے ہیں، اور موت کے بعد جزا و سزا کے قائل ہیں، ان کے پاس دلائل ہیں اور تم محض اٹکل سے باتیں کرتے ہو۔ تم کو اپنی ذاتی ہمدردی کے لیے غور کرنا چاہیئے۔ کہ اگر ہمارا خیال غلط نکلا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دعوتِ اسلام ہم نے قبول نہ کی اور خالق و مالک کے باغی ہو کر مرے اور موت کے بعد بغاوت کی سزا ملنے لگی جو بہت سخت اور دائمی ہوگی تو ہمارا

کیا بنے گا؟ سمجھ داری کا تقاضا کیا ہے ؟ خوب غور کر لیں ، اگر غور کریں گے تو انشاء اللہ حق واضح ہو جائے گا اور دینِ اسلام کی سچائی ذہن میں راسخ ہو جائے گی ، اور قبولِ اسلام کے لیے قلب اور نفس دونوں آمادہ ہو جائیں گے ، اگر کوئی شخص غور و فکر کے لیے آمادہ نہ ہو اور اپنی جان پر خود ظلم کرے تو وہ اپنی بربادی کا خود ذمہ دار ہوگا۔

ہم نے اپنے اس دعوت نامہ میں عموماً باغیوں کے عذاب کا تذکرہ کیا ہے اس لیے کہ انسان کا نفس نفع حاصل ہونے کی بہ نسبت ضرر اور نقصان اور تکلیف سے بچنے کو زیادہ اہمیت دیتا ہے ، بلاشبہ اسلام قبول کرنے پر نعمتیں ملیں گی ، لیکن اس کے بارے میں نفس یہ سمجھا سکتا ہے کہ ہم دنیا کی لذتوں پر اکتفا کرتے ہیں ، آخرت کی نعمتیں نہ ملیں تو نہ سہی ، لیکن اگر اسلام سے منکر ہونے کی سزا میں آخرت کی نعمتوں سے محروم کر دینے پر اکتفا کیا جاتا تو نفس کی بات کسی درجہ میں کم سمجھوں کے لیے لائق عمل ہو سکتی تھی ، اگرچہ نفس کی یہ بات بھی عقلِ سلیم کے خلاف ہے کیونکہ دنیا کی چند روزہ زندگی کی فانی اور حقیر لذتوں کی وجہ سے آخرت کی بے انتہا اور ہمیشہ رہنے والی لذتوں سے محروم ہو جانا کوئی سمجھ داری کی بات نہیں ہے ، لیکن ہم جس نقطۂ نظر کی طرف بار بار توجہ دلا رہے ہیں وہ ہر عقل مند کے لیے قابلِ توجہ ہے ، اور وہ یہ کہ منکرِ اسلام ہو کر موت کے بعد

کے ہمیشہ کے عذاب میں رہنے اور آگ میں جلنے کے لیے تیار رہنا بہت بڑی نادانی ہے، عذاب کا مراقبہ کریں گے تو بات جلدی دل میں اتر ے گی، نعمتوں کی محرومی کا مراقبہ انسان کو جلدی راہِ حق پر نہیں لاسکتا۔

خدا کے باغیوں کا انجام

جو لوگ خدائے پاک کے باغی ہیں ان کا عذاب موت کے وقت سے ہی شروع ہو جاتا ہے اور موت کے بعد قیامت آنے تک برابر عذاب ہوتا رہے گا اور پھر قیامت کے دن بھی عذاب میں رہیں گے۔ قیامت کا دن فیصلوں کا دن ہے اس میں مخلوق کے آپس کے مظالم کے فیصلے ہوں گے اور خدائے پاک کے باغیوں کے لیے دوزخ میں داخل ہونے کا فیصلہ ہوگا۔ اتنے بڑے سخت عذاب سے محفوظ ہونے کے لیے خالق و مالک کی بغاوت سے باز آنا اور اس کا وفادار بننا اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو قبول کرنا اور اس بارے میں اپنے اور پرائے کی بات کو تسلیم نہ کرنا لازم ہے اور اس میں اپنی ہی ہمدردی ہے۔ دینِ اسلام قبول نہ کرنا خدائے تعالیٰ کی بغاوت ہے اور قرآن کی اصطلاح میں اسی کا نام کفر ہے۔ کفر کی بہت سی صورتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی بھی چیز کو شریک بنانا، اللہ کے سوا کسی کی عبادت کرنا یا اللہ کے وجود کو نہ ماننا بہت بڑا کفر ہے قرآن مجید میں جہاں کفر یا کافروں کا ذکر ہے اس میں کفر

کی سب صورتیں داخل ہیں۔

قرآن کی اصطلاح میں اسلام قبول کرنے کو "ایمان" کہا جاتا ہے جو لوگ اہلِ اسلام ہیں وہ اہلِ ایمان بھی ہیں ایمان اور اسلام کفر کے مقابلہ میں اور مؤمن کافر کے مقابلہ میں بولا جاتا ہے۔

خلاصۂ کلام

اپنے اس دعوت نامہ میں ہم نے جو کچھ لکھا ہے اس میں سارے انسانوں کی خیر خواہی اور ہمدردی پیشِ نظر ہے۔ بحث ومناظرہ اور سوال وجواب مقصود نہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہر انسان غور وفکر کرے کہ میں جس طریقہ پہ اپنی زندگی گذار رہا ہوں۔ یہ موت کے بعد کامیابی کا ذریعہ بنے گا یا ناکامی کا؟ اور میں جس دین پہ ہوں وہ دین میرے خالق اور مالک کے نزدیک مقبول ہے یا نہیں اگر خالق ومالک کے نزدیک یہ دین مقبول ہے تو اس کی کیا قطعی اور یقینی دلیل ہے اور اگر اس کی کوئی قطعی اور یقینی دلیل نہیں ہے تو اس دین پہ زندگی گذار کر اور پھر اس پر مر کر موت کے بعد سکون اور آرام وراحت ملنے کے خواب وخیال میں کیوں مبتلا ہوں اور آخرت میں عذاب سے نجات ہونے کا یقین کر کے اپنے نفس کو کیوں دھوکہ دے رہا ہوں، یہ غور وفکر اپنی ذات کے لیے کرنا ہے اور اپنی بھلائی سوچنی ہے۔

ہمارے نزدیک دینِ اسلام کے ماننے والوں کے علاوہ دوسرے

کسی بھی دین کے پیروکار اپنے دین کے حق ہونے اور خالق ومالک کے نزدیک اس کے قبول ہونے کی کوئی قطعی اور یقینی دلیل پیش نہیں کر سکتے، سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدائے پاک کے آخری رسول ہیں اور قرآن مجید خدائے تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اور اسلام نے سارے انسانوں کو دعوت دی ہے اور اسلام قبول کرنے پر آخرت کی نجات اور کامیابی کی ضمانت دی ہے۔

خالقِ کائنات جل مجدہٗ نے اپنے آخری پیغمبر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطہ سے انسانوں کے پاس اپنا دین اسلام بھیجا ہے، جو شخص اس دین کو قبول کرے، وہ خالق ومالک کا فرمانبردار اور وفادار ہے (اگر ایمان قبول کرنے کے بعد کوئی گناہ کرے گا تو توبہ سے یا اللہ تعالےٰ کی رحمت سے وہ گناہ معاف ہو جائے گا یا اس کی سزا بھگت کر ہمیشہ کے لیے جنت میں چلا جائے گا) اور جو کوئی دین اسلام قبول نہ کرے وہ خالق ومالک کا باغی ہے دنیا میں حکومتوں کے باغیوں کی سزا قتل کر دینا ہے اور اس سے زیادہ کوئی انسان کتنا ہی صاحبِ اقتدار ہو کوئی سزا نہیں دے سکتا، دنیا میں قتل کی سزا آخری سزا ہے، لیکن خداوند تعالےٰ شانہٗ، قادرِ مطلق ہے وہ زندگی دیتا ہے

پھر موت دیتا ہے کوئی مرنے والا موت کے بعد بھی اس کے قبضۂ قدرت سے باہر نہیں ہے، وہ اپنے باغیوں کو ان کی موت سے پہلے دنیا میں بھی سزا دے سکتا ہے اور سزا دیتا رہتا ہے اور موت کے بعد بھی اس کو سزا دینے پہ قدرت ہے۔ وہ موت کے بعد بھی باغیوں کو سزا دے گا۔ چونکہ خدائے پاک کی ذات ازل سے ہے اور ہمیشہ سے ہے اور آئندہ بھی وہ ہمیشہ زندہ ہے اس لیے اس کے باغیوں کی سزا بھی ہمیشہ کے لیے ہے جو اس کے بھیجے ہوئے دین کے منکر ہیں جتنا بڑا صاحبِ اقتدار ہوتا ہے اس کی بغاوت کی سزا اسی قدر زیادہ ہوتی ہے خالق کائنات جل مجدہٗ خالق ہے، مالک ہے سب سے بڑا بادشاہ ہے، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا، اس کی بغاوت بھی سب سے بڑی بغاوت ہے اس کی بغاوت کی سزا بھی بہت زیادہ سخت ہے، اور دائمی ہے۔

تمام انسانوں کو غور و فکر کی دعوت

قرآن مجید میں جگہ جگہ غور و فکر کی دعوت دی ہے خدائے تعالیٰ کے باغیوں کے عذاب سے باخبر کیا ہے اور وفاداروں کے انعامات واضح طور پر بیان فرمائے ہیں، یہود و نصاریٰ اور مشرکین کے دعووں اور خام خیالیوں کی تردید کی ہے۔ آباؤ اجداد کی اندھی تقلید کو چھوڑ کر عقل کو کام لانے اور حق و ناحق کو بصیرت کے

ساتھ سمجھنے کی طرف متوجہ فرمایا ہے اور اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) اور دوسرے کفار سے ان کے عقائد اور مزعومات کے بارے میں دلیل طلب فرمائی ہے۔ چونکہ ایسی کوئی دلیل پیش کرنے سے عاجز ہیں جو یقینی ہو اور خدائے پاک کے نزدیک معتبر ہو، اس لیے اسلام کی دعوتِ حق کو قبول کرنا لازم ہے۔

اب ہم قرآن حکیم کی چند آیات لکھ کر اپنی کتاب ختم کرتے ہیں۔ ان آیات میں مندرجہ بالا امور مذکور ہیں، خوب ہوش اور بصیرت کے ساتھ اپنی خیر خواہی کے پیشِ نظر تعصب سے بالا ہو کر ان آیات کو پڑھیں اور سمجھیں،

باپ دادوں کی تقلید میں علم و عقل کے تقاضوں کو چھوڑنا

آباء و اجداد کی تقلید میں عقل اور علم کے تقاضوں کو چھوڑ کر ہدایت قبول نہ کرنا جہالت ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا ؕ اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ شَيْـًٔا وَّلَا

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا اس کا اتباع کرو تو وہ کہتے ہیں (ہم اس کا اتباع نہیں کرتے) بلکہ ہم تو اس (طریقہ) پر چلیں گے جس پر ہم نے اپنے دادوں کو پایا ہے، کیا یہ لوگ اپنے باپ دادوں کے طریقہ پر چلیں گے اگرچہ ان کے

يَهْتَدُوْنَ ۝ [1]

باپ دادے نہ کچھ سمجھ رکھتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ قَالُوْا حَسْبُنَا مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ اٰبَآؤُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ شَيْئًا وَّلَا يَهْتَدُوْنَ ۝ [2]

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آ جاؤ ان احکام کی طرف جو اللہ نے نازل فرمائے ہیں اور آ جاؤ رسول کی طرف تو کہتے ہیں کہ ہم کو وہی (طریقہ) کافی ہے جس پہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے۔ کیا (یہ لوگ اپنے باپ دادوں کے طریقہ پہ چلیں گے) اگرچہ ان کے باپ دادے نہ کچھ جانتے ہوں اور نہ ہدایت پر ہوں۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ يَدْعُوْهُمْ اِلٰى عَذَابِ

اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ اللہ نے جو کچھ نازل فرمایا ہے، اس کا اتباع کرو تو کہتے ہیں (ہم اس کا اتباع نہیں کرتے) بلکہ ہم تو اس (طریقہ) پہ چلیں گے جس پہ ہم نے اپنے باپ دادوں کو پایا ہے؛ (کیا یہ لوگ اپنے باپ دادوں کے طریقہ پہ چلیں گے) اگرچہ شیطان ان کے باپ دادوں

[1] سورۂ بقرہ ع ۲۱

[2] سورۂ مائدہ ع ۱۴

السَّعِیۡرِ ٥[۱] کو دوزخ کے عذاب کی طرف بلاتا رہا ہو،

ان تینوں آیات میں جو قرآن کریم میں تین جگہ الگ الگ مذکور ہیں، اسلام کے معاندوں اور مخالفوں کا یہ قول نقل فرمایا ہے، کہ ہم خدا تعالیٰ کے احکام کو اور اس کے رسول کو نہیں مانیں گے اور نہ ان کا اتباع کریں گے بلکہ اپنے باپ دادوں کو جس راستہ پر پایا ہے ہم اسی پر چلیں گے، اللہ جل شانہٗ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ باپ دادوں کے تقلید اور ان کے طریقہ پر چلنا جبکہ وہ دینی علم اور معرفت نہ رکھتے ہوں اور ہدایت پر نہ ہوں اور شیطان نے انھیں دوزخ کے راستہ پر ڈالا ہو کسی طرح صحیح نہیں ہے، گمراہوں کے پیچھے چلنا گمراہی ہے، دوزخیوں کے طریقہ پر چلنا اپنے کو دوزخ میں لے جانا ہے، باپ دادوں کے طریقوں کو نہ دیکھو، حق اور حقیقت اور ہدایت کو دیکھو۔

اہلِ کتاب سے خطاب

یَآ اَھۡلَ الۡکِتٰبِ لِمَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاَنۡتُمۡ تَشۡھَدُوۡنَ ٥ یَآ اَھۡلَ الۡکِتٰبِ لِمَ تَلۡبِسُوۡنَ الۡحَقَّ بِالۡبَاطِلِ وَتَکۡتُمُوۡنَ الۡحَقَّ وَاَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ٥[۲]	اے اہلِ کتاب تم کیوں اللہ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے ہو، حالانکہ تم گواہ ہو، (یعنی ان آیات کے سچا ہونے کو جانتے ہو) اے اہلِ کتاب تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں خلط ملط کرتے ہو اور حق کو چھپاتے ہو حالانکہ تم جانتے ہو۔

[۱] سورۂ لقمان ع ۳ [۲] سورۂ آل عمران ع ۷

قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَکْفُرُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ شَہِیْدٌ عَلٰی مَا تَعْمَلُوْنَ ○	آپ فرما دیجئے کہ اے اہلِ کتاب تم اللہ کی آیتوں کے ساتھ کیوں کفر کرتے ہو، حالانکہ اللہ تعالیٰ تمہارے ان سب کاموں سے باخبر ہے
قُلْ یٰٓاَھْلَ الْکِتٰبِ لِمَ تَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ تَبْغُوْنَھَا عِوَجًا وَّاَنْتُمْ شُہَدَآءُ وَمَا اللّٰہُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ لہ	آپ فرما دیجئے کہ اے اہلِ کتاب تم ایسے شخص کو جو ایمان لاچکا اللہ کے راستے سے کیوں روکتے ہو، تم اس راہ کیلئے کجی تلاش کرتے ہو اور حال یہ ہے کہ تم (اپنے اعمالِ بد پر) خود گواہ ہو اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے غافل نہیں ہے

یہود و نصاریٰ کے عقیدوں اور دعووں کی تردید

لَقَدْ کَفَرَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الْمَسِیْحُ ابْنُ مَرْیَمَ وَقَالَ الْمَسِیْحُ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اعْبُدُوا اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبَّکُمْ اِنَّہٗ مَنْ یُّشْرِکْ بِاللّٰہِ فَقَدْ	بیشک وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے یہ کہا کہ اللہ عین مسیح ابن مریم ہے حالانکہ مسیح نے یہ فرمایا کہ اے اولادِ اسرائیل تم اللہ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے بیشک حقیقت یہ ہے کہ جو شخص شرک کرے اللہ کیساتھ

لہ سورۂ آلِ عمران ع ۱۰

حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿﴾ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۭ وَاِنْ لَّمْ يَنْتَهُوْا عَمَّا يَقُوْلُوْنَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿﴾ اَفَلَا يَتُوْبُوْنَ اِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿﴾ مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ	تو اللہ نے اس پر جنّت حرام فرمادی اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کیلئے کوئی بھی مددگار نہیں۔ بلاشبہ وہ لوگ کافر ہوئے جنھوں نے کہا کہ اللہ تین معبودوں[1] میں کا ایک ہے، اور نہیں ہے کوئی معبود مگر صرف ایک، اور اگر یہ لوگ اپنی باتوں سے باز نہ آئے تو جو لوگ ان میں کافر ہیں ان کو ضرور ضرور دردناک عذاب ہوگا، کیوں نہیں توبہ کرتے اللہ کے حضور میں اور کفر و شرک کو چھوڑ کر ایمان اختیار کریں، اور کیوں اللہ سے مغفرت طلب نہیں کرتے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ مسیح ابن مریم نہیں ہیں ...... مگر ایک پیغمبر، جن سے پہلے اور پیغمبر گذر چکے اور ان کی والدہ سچی

[1] یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ اور حضرت عیسیٰ المسیح ابن مریم اور حضرت مریمؑ تینوں کو معبود مانتے ہیں۔

وَ اُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ؕ كَانَا يَاْكُلٰنِ الطَّعَامَ ؕ اُنْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْاٰيٰتِ ثُمَّ انْظُرْ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝ قُلْ اَتَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا ؕ وَاللّٰهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝[1]	ہیں وہ دونوں کھانا کھاتے تھے، (جسے کھانے کی حاجت ہو وہ کیسے معبود ہو سکتا ہے) دیکھ لیجئے ہم کس طرح ان کے لیے آیات بیان کرتے ہیں پھر دیکھ لیجئے وہ کدھر جا رہے ہیں آپ فرمائیے کیا تم اللہ کے سوا اس مخلوق کی عبادت کرتے ہو جسے تمہارے لیے ضرر اور نفع کا کچھ بھی اختیار نہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔
وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ؕ قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝[2]	اور یہود و نصاریٰ نے یہ کہا کہ ہرگز جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو یہودی ہو یا نصرانی ہو (یہود نے اپنے بارے میں اور نصاریٰ نے اپنے بارے میں کہا) یہ ان کی آرزوئیں ہیں آپ فرما دیجئے کہ تم (اس بات پر) دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

اس آیت میں یہود و نصاریٰ کی ایک خام خیالی کی تردید فرمائی ہے،

---

[1] سورۂ مائدہ ع ۱۰
[2] سورۂ بقرہ ع ۱۳

ان میں سے ہر فریق صرف اپنے جنتی ہونے کا یقین کیے ہوئے ہے، خدا تعالےٰ شانہٗ نے ارشاد فرمایا کہ ان کی بے دلیل آرزوئیں ہیں، اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو کوئی ایسی یقینی دلیل پیش کریں۔ جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ خدا تعالیٰ نے ان کے جنتی ہونے کی ضمانت دی ہے اور ایسی کوئی دلیل اب تک نہ وہ پیش کر سکے ہیں اور نہ پیش کر سکیں گے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ؗ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ	اور کہا یہود و نصاریٰ نے کہ ہم اللہ کے بیٹے ہیں اور اس کے محبوب ہیں آپ فرما دیجئے کہ پھر وہ تم کو کیوں عذاب دے گا، تمہارے گناہوں کے سبب، بلکہ تم بھی منجملہ دوسری مخلوقات کے معمولی آدمی ہو، اللہ تعالےٰ جس کو چاہے بخشے اور جس کو چاہے عذاب دے۔ اور اللہ ہی کے لیے سب حکومت ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ اے اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) تمہارے پاس ہمارا رسول

عَلٰی فَتْرَۃٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْ بَشِیْرٍ وَّلَا نَذِیْرٍ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَشِیْرٌ وَّنَذِیْرٌ وَاللّٰہُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ؁

آیا ایسے وقت میں جبکہ رسولوں کے آنے کا سلسلہ موقوف تھا وہ صاف صاف بتلاتا ہے تم کو (تاکہ) تم یوں نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا سو تمھارے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آچکا اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

ان آیات میں سے پہلی آیت میں یہود ونصاریٰ کی اس خام خیالی کی تردید فرمائی ہے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے پیارے ہیں، لہٰذا ہمیں عذاب نہ ہوگا۔ قرآن مجید نے صاف فرما دیا کہ تم کو عذاب ہوگا اور تمھارے اندر کوئی خصوصیت نہیں، دوسرے انسانوں کی طرح تم بھی انسان ہو، جزا وسزا کا قانون تم پر بھی لاگو ہوگا جس کا تمھیں اقرار بھی ہے۔

دوسری آیت میں اہل کتاب یہود ونصاریٰ کو خطاب کر کے فرمایا کہ ہمارا رسول تمہارے پاس آیا ہے جو صاف صاف کھول کر بیان کرتا ہے اور یہ ایسے وقت میں آیا ہے جب کہ مدتوں سے رسولوں کے آنے کا سلسلہ موقوف تھا۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آسمان پر تشریف کے بعد سے سیّدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک کوئی پیغمبر نہیں آیا تھا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ... پیغمبر ہیں

ے سورۂ مائدہ ع ۳

اور آپ پر سلسلۂ رسالت اللہ تعالیٰ نے ختم فرما دیا، جس کا قرآن مجید میں اعلان ہے جو شخص آپ کے بعد کسی کو اللہ تعالیٰ کا پیغمبر مانے وہ قرآن کا منکر ہونے کی وجہ سے کافر ہے، اللہ تعالیٰ نے آیت بالا میں ارشاد فرمایا کہ اے اہل کتاب تمہارے پاس ہمارا رسول پہنچ چکا ہے اس کا پہنچنا حجت ہے تاکہ تم یہ نہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس کوئی بشیر اور نذیر نہیں آیا اہلِ کتاب جس رسول کے منتظر تھے وہ آگیا لیکن یہ لوگ منکر ہو گئے۔

خدا پاک کے لیے اولاد تجویز کرنے والوں کی تردید

وَجَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ الْجِنَّ وَخَلَقَهُمْ وَخَرَقُوْا لَهٗ بَنِيْنَ وَبَنٰتٍۢ بِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يَصِفُوْنَ ۝ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اَنّٰى يَكُوْنُ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَمْ تَكُنْ لَّهٗ صَاحِبَةٌ ؕ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ ۚ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ

اور ان لوگوں نے جنات کو اللہ کا شریک قرار دے دیا حالانکہ اس نے ان کو پیدا فرمایا ہے اور ان لوگو نے اللہ تعالیٰ کے لیے بغیر علم کے بیٹے اور بیٹیاں تراش رکھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک ہے اور ان باتوں سے برتر ہے جو یہ لوگ بیان کرتے ہیں وہ آسمانوں کو اور زمین کو وجود بخشنے والا ہے، اس کے لئے اولاد کہاں ہو گی، حالانکہ اس کے لیے کوئی بیوی نہیں ہے اور اس نے ہر چیز کو پیدا فرمایا اور وہ ہر

لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ فَاعْبُدُوْهُ ۚ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۝ لا

چیز کا جاننے والا ہے۔ یہ اللہ تمہارا رب ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ہر چیز کا پیدا فرمانے والا ہے لہٰذا تم اس کی عبادت کرو اور وہ ہر چیز کا کارساز ہے۔

وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝

اور یہود نے کہا کہ عزیر اللہ کے بیٹے ہیں اور نصاریٰ نے کہا کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں یہ ان کا قول ہے ان کے منہ سے کہنے کا، یہ لوگ ان لوگوں کی سی باتیں کرتے ہیں جنھوں نے ان سے پہلے کفر اختیار کیا خدا ان کو غارت کرے، یہ کدھر الٹے جا رہے ہیں۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـًٔا اِدًّا ۝ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝

اور ان لوگوں نے کہا کہ رحمٰن نے اپنے بیٹے اولاد بنالی ہے بلاشبہ تم نے یہ ایک ایسی سخت حرکت کی ہے جس کی وجہ سے کچھ بعید نہیں کہ آسمان پھٹ پڑیں اور زمین کے ٹکڑے اڑ جائیں اور پہاڑ ٹوٹ کر گر پڑیں اس بات سے کہ یہ لوگ

وَمَا يَنْبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝ اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۝ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۝ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝[له]

خدا تعالیٰ کی طرف اولاد کی نسبت کرتے ہیں حالانکہ رحمٰن کی شان کے لائق نہیں ہے کہ وہ اپنے لیے کوئی اولاد بنائے۔ آسمان اور زمین میں جو بھی کوئی ہے سب رحمٰن کے پاس بندگی اختیار کئے ہوئے حاضر ہونے والے ہیں اس نے سب کا احاطہ کر رکھا ہے اور سب کو شمار کر رکھا ہے اور ان میں سے ہر ایک اس کے حضور میں قیامت کے دن تنہا آئے گا۔

مشرکین سے خطاب اور ان سے دلیل کا مطالبہ

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ ۭ اِنَّ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَنْ يَّخْلُقُوْا ذُبَابًا وَّلَوِ اجْتَمَعُوْا لَهٗ ۭ وَاِنْ يَّسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ

اے لوگو! ایک مثل بیان کی جاتی ہے لہٰذا تم اس کو اچھی طرح سے سنو، بلاشبہ جو لوگ اللہ کے سوا خدا کو چھوڑ کر دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔ ان کے معبود ہرگز ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے اگرچہ وہ سب اس کے لیے جمع ہوجائیں اور اگر مکھی ان سے

له آخری رکوع سورۂ مریم

شَیْئًا لَّا یَسْتَنْقِذُوْهُ مِنْهُ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوْبُ [۵۱]

کوئی چیز چھین لے جائے تو وہ اس چیز کو اس سے چھڑا بھی نہیں سکتے ایسا عبادت گذار بھی کمزور اور ایسا معبود بھی کمزور۔

جو لوگ اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کرتے ہیں۔ آیتِ بالا میں ان کی عاجزی، بیچارگی بیان فرمائی ہے ساری خالقیت اللہ ہی کے لیے مخصوص ہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی کچھ پیدا نہیں کرسکتا۔ اگر سب مل کر بھی کچھ پیدا کرنا چاہیں تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے، جن بتوں کو مشرکین پوجتے ہیں ان کی بیچارگی کا یہ عالم ہے کہ ان پر جو چڑھاوے چڑھائے جاتے ہیں اگر کوئی مکھی ان چیزوں میں سے کچھ لے جانے لگے تو اس سے نہیں چھڑا سکتے"، ان کی عبادت کرنے والوں پر حیرت ہے، ان کے معبود بھی واھیات ہیں، اور ایسے عابد بھی واہیات ہیں۔

قُلْ اَرَاَیْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ اَرُوْنِیْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِی السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ

آپ فرما دیجئے کہ تم اپنے شریکوں کا حال بتاؤ۔ خدا کو چھوڑ کر جن کی تم عبادت کرتے ہو، مجھے دکھا دو انھوں نے زمین سے کون سا حصہ پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کا کچھ ساجھا ہے، یا ہم نے ان کو کوئی کتاب دی ہے۔

[۵۱] سورۂ حج آخری رکوع

أَمْ آتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ۝ﮱ	کہ وہ اس کی دلیل پر قائم ہیں؟ بلکہ بات یہ ہے کہ یہ ظالم آپس میں ایک دوسرے سے صرف دھوکے کی باتوں کا وعدہ کر رہے ہیں۔
قُلْ اَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَا اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝﮲	آپ فرما دیجئے کہ یہ تو بتاؤ تم اللہ کو چھوڑ کر جن چیزوں کی عبادت کرتے ہو مجھے دکھاؤ انھوں نے زمین سے کونسا حصہ پیدا کیا ہے یا یہ کہ آسمانوں میں ان کا کچھ ساجھا ہے، لے آؤ میرے پاس کوئی کتاب جو اس سے پہلے کی ہو یا علم کی کوئی منقول بات لے کر آؤ اگر تم سچے ہو۔

مذکورہ بالا آیات میں شرک کرنے والوں سے بطور زجر اور توبیخ یہ سوال فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کے سوا جن کی عبادت کرتے ہو انھوں نے کیا کچھ پیدا کیا، کیا کچھ زمین کا کچھ حصہ انھوں نے پیدا کیا ہے یا آسمانوں میں ان کا کچھ ساجھا ہے؟ ظاہر ہے کہ اس میں سے کوئی بات نہیں ہے وہ تو خود مخلوق ہیں۔ پھر وہ مستحق عبادت کیسے ہو جائیں گے؟ پھر یہ سوال فرمایا کیا تمہارے اس شرک کی صحت پر گواہی دینے والی خدا تعالیٰ کی کوئی کتاب ہے جس کو بطور سند کے پیش کر سکو؟ ظاہر ہے کہ ایسی کوئی کتاب نہیں،

ﮱ سورۂ فاطر آخری رکوع ﮲ سورۂ احقاف ع ۱

اگر کوئی کتاب نہیں ہے جو اللہ تعالٰے کی بھیجی ہوئی ہو اور شرک کی اجازت دیتی ہو تو کتاب کے علاوہ کوئی علمی روایت بھی ان کے پاس نہیں جو صحیح سند کے ساتھ منقول ہو اور یہ ثابت کرتی ہو کہ خداوند تعالیٰ شانہٗ نے ان کو شرک کی اجازت دی ہے۔ جب ایسا نہیں ہے تو شرک کرکے اپنی جانوں کو کیوں ہلاک کر رہے ہیں؟

کامیاب کون ہے؟ مال اور اولاد کا زیادہ ہونا اللہ کی نزدیکی کا ذریعہ نہیں

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ ۝

ہر جان موت کو چکھنے والی ہے اور تم کو قیامت کے دن تمہارے اعمال کے پورے پورے بدلے دیئے جائیں گے۔ پس جو شخص بچا دیا گیا دوزخ سے اور داخل کر دیا گیا جنت میں تو وہ کامیاب ہوا اور دنیا والی زندگی دھوکے کے سامان کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔

لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِي الْبِلَادِ ؕ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوٰهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا

کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا تجھ کو ہرگز دھوکہ میں نہ ڈالے، یہ تھوڑا سا سامان ہے پھر ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور وہ برا ہی بچھونا ہے لیکن جو لوگ اپنے رب

وَالَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ ؕ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ ۵۱

سے ڈرتے ہیں ان کے لیے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ مہمانی ہو گی اللہ کی طرف سے اور جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاس ہے نیک بندوں کے لیے بہترین چیز ہے۔

وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا ۙ وَّمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ ۝ قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیَقْدِرُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۝ وَمَاۤ اَمْوَالُكُمْ وَلَاۤ اَوْلَادُكُمْ بِالَّتِیْ تُقَرِّبُكُمْ عِنْدَنَا زُلْفٰۤی اِلَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ۙ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ بِمَا عَمِلُوْا وَهُمْ فِی الْغُرُفٰتِ اٰمِنُوْنَ ۝ ۵۲

اور ان لوگوں نے کہا کہ ہم مال اور اولاد میں تم سے زیادہ ہیں اور ہم کو عذاب نہ ہو گا، آپ فرما دیجیے کہ بیشک میرا رب جس کو چاہے روزی زیادہ دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ اور تمہارے مال اور اولاد ایسی چیز نہیں جو تم کو درجے میں ہمارا مقرب بنا دیں۔ ہاں مگر جو ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ایسے لوگوں کے لیے دہرا بدلہ ہے اور وہ بالا خانوں میں امن سے ہوں گے۔

---

۵۱ سورۂ آل عمران آخری رکوع ۵۲ سورۂ سبا ع ۵

ان آیات میں یہ بتایا ہے کہ انسان کی کامیابی کس چیز میں ہے، اور ناکامی کیا ہے، بہت سے لوگ مال و دولت اور حکومت و سلطنت مل جانے کو کامیابی سمجھتے ہیں، دنیا کے عہدے حاصل ہو جائیں، صدارت یا وزارت مل جائے یا ہائی کورٹ یا سپریم کورٹ کے جج بن جائیں، اخبارات میں نام چھپنے لگے، ٹی وی پہ بیان آنے لگے، پولیس آفیسر بن جائیں فوج کے بڑے افسر ہو جائیں تو اس کو کامیابی سمجھتے ہیں قرآن مجید نے واضح طور پہ بتا یا کہ کامیاب وہ ہے جو موت کے بعد دوزخ سے بچا دیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا۔ ظاہر ہے کہ دنیا کی ذراسی زندگی عیش و عشرت، چہل پہل مال کی کثرت، حکومت کا دبدبہ دوزخ کے عذاب کے سامنے کچھ بھی حیثیت نہیں رکھتا۔ بہت سے لوگ کفر کو اس لیے نہیں چھوڑتے کہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے یہ چیزیں چھوٹ جائیں گی۔

قرآن مجید نے صاف اور واضح طریقہ پہ بتا دیا کہ یہ تھوڑا سا سامان ہے، دنیا کی سب چیزیں چھوٹی ہوں یا بڑی سب دھوکہ کی چیزیں ہیں دنیا میں بھی ختم ہو جاتی ہیں اور آخرت میں بھی وبال ہوں گی جب کہ دنیا میں ان کے ساتھ ایمان اور تقویٰ اختیار نہ کیا اور کفر پر موت آگئی، قرآن مجید نے صاف فرما دیا کہ کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا ہرگز تم کو دھوکے میں نہ ڈالے، صبح کو مشرق میں ہیں اور شام کو مغرب میں، ان کے پاس حکومتیں ہیں دوسری حکومتیں ان کے تابع ہیں، عالم

پران کا تسلط ہے یہ سب کچھ کفر کی وجہ سے ان کے حق میں بالکل مٹی ہے ۔اہلِ ایمان ان کو دیکھ دیکھ کر ہرگز رشک نہ کریں۔

بہت سے غیر مسلم وہ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے خوب زیادہ مال اور اولاد سے نوازا ہے لہٰذا ہمیں عذاب نہ ہوگا۔ اور کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ مال اور اولاد خدا تعالیٰ کی نزدیکی کا سبب ہیں۔ قرآن مجید نے ان دونوں باتوں کی تردید فرمائی اور فرمایا کہ رزق کا کم اور زیادہ ہونا اللہ کے عذاب سے بچنے کا ذریعہ نہیں ہے۔ دنیا میں اللہ جس کو چاہتا ہے زیادہ دیتا ہے، جس کو چاہتا ہے کم دیتا ہے یہ اللہ کی رضامندی کی دلیل نہیں ہے، مال اور اولاد اللہ تعالیٰ سے قریب کرنے والے نہیں ہیں، اللہ کا قرب ایمان اور اعمال صالحہ سے حاصل ہوتا ہے۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ۝ اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۝ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝ فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۝ قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۝ كُلُوْا وَ

سو جس شخص کا اعمال نامہ (قیامت کے دن) اسیدھے ہاتھ میں دیا گیا تو وہ کہے گا کہ لو میرا اعمال نامہ پڑھ لو، میں یقین کیے ہوئے تھا کہ بلاشبہ میرا حساب پیش ہونے والا ہے، سو یہ شخص پسندیدہ زندگی میں ہوگا بلند جنت میں ہوگا جس کے میوے جھکے ہوئے ہوں گے (ان

اشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا
أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ
الْخَالِيَةِ ۝ وَأَمَّا مَنْ
أُوتِيَ كِتَابَهُ بِشِمَالِهِ
فَيَقُولُ يَا لَيْتَنِي لَمْ
أُوتَ كِتَابِيَهْ ۝
وَلَمْ أَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝
يَا لَيْتَهَا كَانَتِ
الْقَاضِيَةَ ۝ مَا
أَغْنَىٰ عَنِّي مَالِيَهْ ۝
هَلَكَ عَنِّي سُلْطَانِيَهْ ۝
خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۝
ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۝
ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ
ذَرْعُهَا سَبْعُونَ
ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ ۝
إِنَّهُ كَانَ لَا
يُؤْمِنُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ ۝
وَلَا يَحُضُّ عَلَىٰ طَعَامِ

سے کہا جائے گا) کھاؤ پیو مبارک طریقہ پر ان کاموں کے صلہ میں جو تم گذشتہ ایام میں کر چکے ہو، اور جس کا اعمال نامہ (قیامت کے دن بائیں ہاتھ میں دیا گیا سو وہ (اپنی بربادی دیکھ کر) کہے گا کیا اچھا ہوتا کہ میرا اعمال نامہ مجھے نہ دیا جاتا، اور مجھے یہ خبر ہی نہ ہوتی کہ میرا حساب کیا ہے؟ کیا اچھا ہوتا کہ موت ہی خاتمہ کر چکی ہوتی (اور حساب وکتاب کے لیے نئی زندگی دوبارہ نہ ملتی) میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا، میرا اقتدار مجھے چھوڑ کر تباہ ہو گیا، (خدائے پاک کا ارشاد ہوگا کہ) اس شخص کو پکڑو اور اس کو طوق پہنا دو۔ پھر اس کو دوزخ میں داخل کر دو پھر اس کو ایک ایسی زنجیر میں جکڑ دو جس کی پیمائش ستر ہاتھ ہے، بلاشبہ یہ شخص خداوند عظیم پر ایمان نہ رکھتا تھا

الْمِسْكِيْنِ ﴿﴾ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿﴾ وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿﴾ لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخَاطِئُوْنَ ﴿﴾ [1]

اور مسکین کے کھانے کی ترغیب نہ دیتا تھا سو آج اس کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ اس کے لیے کوئی کھانا ہے سوائے (دوزخیوں کے) زخموں کے دھووَن کے، جس کو خطا کاروں کے سوا کوئی نہ کھائے گا۔

ان آیات میں اوّل تو ان لوگوں کا ذکر فرمایا جو خداوند تعالیٰ شانہٗ کے وفادار ہیں قیامت کے دن اُن کے داہنے ہاتھوں میں اعمال نامے دیئے جائیں گے جو اس بات کی دلیل ہوگی کہ وہ کامیاب ہیں، دوزخ سے محفوظ ہونے اور جنت میں جانے کا فیصلہ اُن کے بارے میں ہو چکا ہے، وہ اپنا اعمال نامہ لے کر خوش ہوں گے اور دوسروں سے کہیں گے لو ہمارا اعمال نامہ پڑھو، ہمیں یہ کامیابی اس لیے حاصل ہوئی کہ ہم دنیا میں یقین کیے ہوئے تھے کہ قیامت کے دن میرا حساب ضرور سامنے آئے گا اور چونکہ یہ کھٹکا لگا رہتا تھا اس لیے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی تلاش میں رہتا تھا۔

پھر دوسرے فریق کا ذکر فرمایا جن کے بائیں ہاتھوں میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔ یہ لوگ تباہ حال ہوں گے بائیں ہاتھ میں اعمال نامہ کا پہنچنا ہی اس بات کی دلیل ہو گی کہ یہ لوگ خدائے پاک کے باغی ہیں اور دوزخ میں جانے والے ہیں اپنی بربادی کو دیکھ کر یہ لوگ کہیں گے کہ ہمارا اعمال

[1] سورۂ حاقہ ع ۱

کچھ کام نہ آیا اور سارے عہدے دھرے رہ گئے، حکومت اور سلطنت سب برباد ہو گئی۔ اقتدار یہاں ذرا فائدہ مند نہ ہوا، ہوشمند بندے وہی ہیں جو اسی دنیا میں اپنی موت کے بعد کی کامیابی کے لیے فکر کر لیں اور اپنی ذات کو ناکامی کے راستے سے ہٹا کر کامیابی کی راہ میں ڈال لیں یعنے اللہ کا بھیجا ہوا دین اسلام قبول کر کے اعمال صالحہ کو اختیار کر لیں اور ان کو زندگی بھر اپناتے رہیں۔

وفاداروں کے انعامات اور باغیوں کی سزاؤں کا تذکرہ

اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يُجَادِلُوْنَ فِىْۤ اٰيٰتِ اللّٰهِؕ اَنّٰى يُصْرَفُوْنَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِالْكِتٰبِ وَبِمَاۤ اَرْسَلْنَا بِهٖ رُسُلَنَا فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِىْۤ اَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُؕ يُسْحَبُوْنَ فِى الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِى النَّارِ يُسْجَرُوْنَ[1] ۝

کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو اللہ کی آیتوں میں جھگڑتے ہیں، کہاں پھرے چلے جا رہے ہیں، جن لوگوں نے اس کتاب کو جھٹلایا اور جو کچھ ہم نے اپنے رسولوں کو دے کر بھیجا اس کو بھی جھٹلایا سو وہ عنقریب اس کا نتیجہ جان لیں گے جب کہ ان کی گردنوں میں طوق اور زنجیریں ہوں گی جو کھولتے ہوئے گرم پانی میں گھسیٹے جائیں گے پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے۔

[1] سورۂ مؤمن ع ۸

فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ۝[۵]

جن لوگوں نے کفر کیا، ہم ان کو ضرور سخت عذاب چکھائیں گے اور ضرور ضرور ان کے بُرے کاموں کا بدلہ دیں گے جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔ یہ سزا ہے اللہ کے (دشمنوں کی یعنی) دوزخ، ان کے لیے اس میں ہمیشہ کا رہنا ہوگا۔ ہم ان کو سزا دیں گے بوجہ اس کے کہ وہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔

ان آیات میں کافروں کے لیے سخت سزا کا اور ہمیشہ کے عذاب کا ذکر ہے، ان لوگوں کو خدائے تعالیٰ نے اپنا دشمن بتایا ہے جو لوگ باغی ہوتے ہیں وہ دشمن ہی ہوتے ہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِاٰيٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا ۭ كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰھُمْ جُلُوْدًا غَيْرَھَا

بلاشبہ جو لوگ ہماری آیات کے منکر ہوئے۔ ہم ان کو عنقریب ایک سخت آگ میں داخل کریں گے۔ جب ایک دفعہ ان کی کھال جل چکے گی تو ہم اس پہلی کھال کی جگہ

---

[۵] سورۂ حٰمٓ سجدہ ع ۴

لِيَذُوقُوا الْعَذَابَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَنُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا ؕ لَهُمْ فِيْهَا اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ وَّنُدْخِلُهُمْ ظِلًّا ظَلِيْلًا ۵۷

فوراً دوسری کھال پیدا کر دیں گے، تاکہ عذاب بھگتتے رہیں، بلاشک اللہ تعالیٰ زبردست ہے حکمت والا ہے اور جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ہم ان کو عنقریب ایسے باغوں میں داخل کر دیں گے، جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ان کے واسطے ان میں پاک صاف بیبیاں ہوں گی، اور ہم ان کو بہت گنجان سایہ میں داخل کریں گے۔

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ مِّنْ عَذَابِهَا كَذٰلِكَ نَجْزِيْ

اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے لیے دوزخ کی آگ ہے نہ تو ان کے لیے موت کا فیصلہ ہوگا کہ مر جائیں اور نہ ان سے دوزخ کا عذاب ہلکا کیا جائے گا ہم ہر کافر کو ایسی ہی

۵۷ سورۂ نساء ع ۸

كُلَّ كَفُوْرٍ ۚ وَهُمْ
يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا ۚ رَبَّنَآ
أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا
غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ۚ
أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا
يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ
تَذَكَّرَ وَجَآءَكُمُ
النَّذِيْرُ ۚ فَذُوْقُوْا
فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ
نَّصِيْرٍ ؎

سزا دیتے ہیں اور وہ لوگ دوزخ
میں چلاتے ہوں گے اے ہمارے
رب ہم کو نکال دے ہم اچھے عمل
کریں گے جو اس عمل کے برخلاف ہوں
گے جو ہم کرتے تھے، (اللہ تعالیٰ کا
ارشاد ہوگا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہ دی
تھی، کہ اس میں جس کو سمجھنا ہوتا سمجھ
لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی
پہنچا تھا سو اب (عذاب) چکھو سو
ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں۔

مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِيْ
وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۚ فِيْهَآ
أَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ
اٰسِنٍ ۚ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ
لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ
طَعْمُهٗ ۚ وَأَنْهٰرٌ
مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ
لِّلشّٰرِبِيْنَ ۚ وَأَنْهٰرٌ

متقیوں سے جس جنت کا وعدہ کیا
گیا ہے اس کی کیفیت یہ ہے کہ
اس میں بہت سی نہریں ایسے پانی
کی ہیں جس میں ذرا بھی تغیر نہ ہوگا،
اور بہت سی نہریں دودھ کی ہیں
جن کا ذائقہ بدلا ہوا نہ ہوگا اور بہت
سی نہریں ایسی شراب کی ہیں جو
پینے والوں کے لیے سراپا لذت ہوں گی

---

۵ ؎ سورۃ فاطر ع ۴

مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّن رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوا مَاءً حَمِيمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ [1]

اور بہت سی نہریں شہد کی ہیں جو صاف ہوگا اور ان کے لیے وہاں ہر قسم کے پھل ہونگے اور ان کے رب کی طرف سے مغفرت ہوگی کیا ایسے لوگ ان لوگوں کی طرح ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں، اور دوزخ والوں کو گرم پانی پلایا جائے گا جو ان کی انتوں کے ٹکڑے کر دیگا۔

هَٰذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّن نَّارٍ يُصَبُّ مِن فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ۝ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ ۝ وَلَهُم مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ۝ كُلَّمَا أَرَادُوا أَن يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ ۝ إِنَّ

یہ دو فریق ہیں جنھوں نے اپنے رب کے بارے میں آپس میں اختلاف کیا (ایک فریق مومن ہے دوسرا کافر ہے) پس جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ان کے لیے آگ کے کپڑے قطع کیے جائیں گے، ان کے سروں کے اوپر سے گرم پانی چھوڑا جائے گا اس سے ان کے پیٹوں کے اندر کی چیزیں اور ان کی کھالیں سب گل جائیں گی اور ان کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے جب کبھی ارادہ کریں گے کہ دوزخ سے نکلیں تو ان گرزوں کے ذریعہ اسی میں واپس لوٹا دئے جائیں گے۔ (اور ان سے کہا جائیگا کہ جلنے کا عذاب

---

[1] سورۂ محمدؐ ع ۲

اِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ يُحَلَّوْنَ فِيْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيْهَا حَرِيْرٌ ؕ[1]

چکھتے رہو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے ایسے باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی ان کو ان میں سونے کے کنگن اور موتی پہنائے جائیں گے اور ان کا لباس ان باغوں میں ریشم کا ہوگا (یہ سونا اور موتی اور ریشم عالمِ آخرت کی نعمتیں ہوں گی جن کی خوبی اور قیمت وہیں معلوم ہوگی، دنیا کی چیزوں پر قیاس نہ کیا جائے)

اہلِ دوزخ آپس میں ایک دوسرے پر لعنت بھیجیں گے اور چھوٹے اپنے بڑوں کے لیے دوہرے عذاب کی درخواست کریں گے۔

وَقَالُوْا رَبَّنَاۤ اِنَّاۤ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَآءَنَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا ۝ رَبَّنَاۤ اٰتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيْرًا ۝[2]

اور وہ لوگ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہا مانا سو انھوں نے ہم کو راستے سے گمراہ کر دیا۔ اے ہمارے رب ان کو دوہری سزا دیجیے اور ان پر بڑی لعنت کیجیے۔

قَالَ ادْخُلُوْا فِيْۤ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ فِي النَّارِ ؕ كُلَّمَا دَخَلَتْ

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ جو جماعتیں جنات اور انسانوں میں سے تم سے پہلے گذر چکیں ان میں شامل ہو کر دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔

[1] سورۂ حج ع ۲، ۳

[2] سورۂ احزاب ع ۸

كُلَّمَا دَخَلَتْ أُمَّةٌ لَعَنَتْ أُخْتَهَا حَتّٰى إِذَا ادَّارَكُوْا فِيهَا جَمِيْعًا قَالَتْ أُخْرٰهُمْ لِأُوْلٰهُمْ رَبَّنَا هٰؤُلَآءِ أَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ٥ وَقَالَتْ أُوْلٰهُمْ لِأُخْرٰهُمْ فَمَا كَانَ لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْسِبُوْنَ ٥ [1]

جو کوئی بھی جماعت دوزخ میں داخل ہوگی دوسری جماعت پر لعنت کرے گی یہاں تک کہ جب اس میں سب جمع ہو جائیں گے تو بعد والے لوگ اپنے سے پہلے لوگوں کے بارے میں کہیں گے کہ اے ہمارے رب انھوں نے ہم کو گمراہ کیا پس تو ان کو دوزخ کا دوگنا عذاب دے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ سبھی کے لیے دوگنا ہے لیکن تم جانتے نہیں ہو، اور پہلے لوگ پچھلے لوگوں سے کہیں گے کہ پھر تم کو ہم پر کوئی فوقیت نہیں سو تم بھی اپنے کردار کی وجہ سے عذاب چکھتے رہو۔

عقلمند کیلئے اشارہ بھی کافی ہے۔

اب ہم اس رسالہ کو ختم کرتے ہیں عقلمند اور فکر مند کے لیے تھوڑا بھی کافی ہے، اور معاند و متعصب کے لیے بڑے بڑے دفتر بھی کافی نہیں ہوتے، ممکن ہے بعض لوگ یہ کہیں کہ جس طرح آپ اپنے مذہب کے معتقد ہیں ہم بھی اپنے دین میں پختہ ہیں اور ہر ایک اپنے کو حق پر سمجھتا ہے اور اپنے دین میں آخرت کی نجات منحصر مانتا ہے، ایسے لوگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ ہم نے پوری بصیرت کے ساتھ اسلام کا اور قرآن کا مطالعہ کیا، آباء و اجداد کی تقلید سے بالاتر ہو کر غور و فکر کیا اور ہم اس نتیجہ پہ پہنچے کہ اسلام ہی خدا پاک کے ہاں مقبول ہے اور آخرت کی نجات صرف اسی کے ماننے پر منحصر ہے۔

[1] سورۂ اعراف ع ۴

آپ کو بھی ہم غور و فکر کی دعوت دے رہے ہیں آپ بھی اپنے آباء و اجداد کی تقلید سے بالاتر ہو کر اپنی خیر خواہی کے لیے غور و فکر کریں اور سوچیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم دنیا میں اپنے دین کو حق سمجھتے رہیں اور موت کے بعد سخت عذاب میں گرفتار ہوں۔ غور و فکر کرنے میں کیا حرج ہے؟ غور بھی کریں اور خالق کائنات جس کا دیا کھاتے ہیں اور جس کی زمین پر بستے ہیں اس سے سچے دل سے دعا بھی مانگیں کہ اے ہمارے خالق و مالک ہم کو وہ دین قبول کرنے کی سعادت نصیب فرما جو دین تیرے نزدیک مقبول ہے اور جس کے قبول کرنے پر تیرے نزدیک موت کے بعد آرام ہی آرام ہے اور جس کے نہ ماننے پر تیرے نزدیک عذاب ہی عذاب ہے۔

بہت سے لوگوں کو ہماری یہ بات بھی ناگوار معلوم ہوگی۔ وہ تعصب ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے نہ غور و فکر پر آمادہ ہوں گے اور نہ خدا پاک کے حضور میں دعا کریں گے۔ لیکن ہم دعوتِ فکر کے علاوہ اور کیا کر سکتے ہیں۔

اتنی بات ضرور عرض کرتے ہیں کہ ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے حق کو ٹھکرا کر خدائے پاک کا باغی ہو کر دنیا سے جانا اور ہمیشہ کے عذاب میں خود بھی مبتلا ہونا اور اپنے ماتحتوں کو بھی عذاب میں مبتلا کرنے کا سبب بننا بہت بڑی نادانی ہے اور اپنے اوپر اور ان سب لوگوں پر ظلم عظیم ہے، جو اپنے ماتحت ہوں یا احباب یا اقرباء ہوں جو بات مانتے ہوں، اور بھروسہ کرتے ہوں۔

یہ کتابچہ تصنیفی انداز کا نہیں ہے بات کو سمجھانا مقصود ہے،

عوام و خواص سب ہی کے لیے لکھا گیا ہے اس لیے کئی جگہ اس میں تکرار بھی ہے جسے تفہیم کے پیشِ نظر برداشت کرلیا گیا، ناظرین نہ مؤلف پر نظر کریں نہ طرزِ تالیف کو دیکھیں بلکہ مقصدِ تحریر پر نظر کریں۔ ممکن ہے کچھ لوگ اس تحریر کا جواب لکھیں اور اس کا اثر اپنے حلقۂ اثر اور اپنے علاقہ میں روکنے کی کوشش کریں اگر ایسا کریں گے تو اپنی جان پر اور دوسرے انسانوں پر ظلم کریں گے۔ ہمارا مقصد دعوتِ فکر ہے، بحث و مناظرہ، سوال و جواب مقصود نہیں ہے، ہر شخص غور کرے اور خوب سمجھ لے کہ اسلام اور مسلمان کی دشمنی کرنے سے موت کے بعد کا مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے، فکر یہ کرنا ہے کہ اگر اسلام کے علاوہ کسی دوسرے دین پر موت آگئی تو کیا موت کے بعد عذاب سے بچاؤ ہو سکتا ہے؟

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ

الملتمس!

محمد عاشق الٰہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

حق کی پکار

جس میں سارے عالم کے انسانوں کو دینِ اسلام قبول کرنے کی دعوت دی ہے اور بتایا ہے کہ اسلام ہی ایک جامع و مکمل دستورِ حیات ہے اور اسی میں آخرت کی نجات ہے جو لوگ دینِ اسلام کو حق سمجھتے ہیں اور اس کی تعریفیں کرتے ہیں۔ خصوصی طور پر ان کو توجہ دلائی ہے کہ دنیاوی جاہ و مال کے لالچ میں آخرت کی بربادی نہ کریں۔ مؤلف نے خیر خواہی کا پہلو پیشِ نظر رکھتے ہوئے عمومی خطاب کیا ہے۔

تالیف

حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی بلند شہری ثم مہاجر مدنی

ناشر:-
دارالاشاعت اردو بازار بندر روڈ کراچی ۱

عنوانات کی فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

اما بعد دنیا میں جتنی بھی اقوام ہیں ان میں اکثر وہی لوگ ہیں جو خدائے تعالیٰ شانہ کو اپنا اور پوری کائنات کا خالق اور مالک مانتی ہیں۔ اور اپنے ذمے خالق جل مجدہٗ کا یہ حق واجب اور ضروری سمجھتی ہیں کہ اس کی عبادت کریں۔

اور یہ بات فطری طور پر انسانوں کے قلوب میں رچی ہوئی ہے اور اسی لیے خالق تعالیٰ شانہ کے ماننے والے کسی نہ کسی نہج سے اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت کرتے ہیں خالق جل شانہ نے جو وجود بخشا ہے۔ جینے کے اسباب پیدا فرمائے۔ رزق دیا۔ انمول اعضاء و جوارح عطا فرمائے۔ دل و دماغ آنکھ کان کی نعمت سے نوازا۔ اور قوت گویائی عطا فرمائی۔ ان سب کا تقاضا یہی ہے کہ خالق تعالیٰ شانہ پر ایمان لائیں۔ اس کی نعمتوں کا اقرار کریں اور اس کی عبادت کریں اور اس کے سامنے جبین نیاز رکھ دیں اور سر بسجود ہوا کریں۔

اللہ تعالیٰ شانہ نے انسان کو پیدا فرمایا اور اس کی پیدائش کی حکمت بھی بتا دی اور فرمایا ”تَبَارَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُ ۨ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ

ترجمہ: بابرکت ہے وہ ذات جس کے قبضے میں پورا ملک ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے جس نے پیدا فرمایا زندگی اور موت کو تاکہ وہ آزمائے کہ تم میں سے کون اچھے عمل والا ہے۔

نیز ارشاد فرمایا۔ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ ۝

ترجمہ اور میں نے انسان اور جنات کو صرف اس لیے پیدا کیا کہ میری عبادت کریں۔

انسان کی تخلیق کیوں ہے اور موت و حیات کا سلسلہ کیوں جاری کیا گیا اس کا جواب مذکورہ بالا آیات سے معلوم ہو گیا۔ جب انسان کی تخلیق خالق تعالیٰ شانہٗ کی عبادت ہی کے لیے ہے اور اس کی موت و حیات اس کی آزمائش کیلئے ہے تو انسانوں پر یہ بات فرض ہو جاتی ہے کہ وہ اپنے خالق کی عبادت ہی کو اپنی حیات کا مقصد بنائیں اور جن طریقوں سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہے تو انھیں تلاش کریں چونکہ انسانوں کی رائیں مختلف ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے طرز پر سوچ سکتا ہے اور سوچتا ہے اس لیے اللہ تعالیٰ شانہٗ نے اپنی عبادت کے طریقے خود بتائے اور انسانوں کی اپنی سمجھ پر نہیں رکھا۔ عبادت کے طریقے سکھانے اور بتانے کے لیے اللہ جل شانہٗ نے اپنے رسولؑ بھیجے۔ جنہوں نے انسانوں کو خداوند تعالیٰ شانہٗ کو معبود وحدہٗ لاشریک ماننے کی دعوت دی اور اس کی عبادت کے طریقے بھی بتائے اور سمجھائے، اور عمل کر کے دکھایا۔ دنیا میں دیکھا جاتا ہے کہ کسی بادشاہ کے دربار میں جانا ہو تو اُسے دربار کی حاضری کے آداب پہلے سے سکھلا

دیئے جاتے ہیں حاضری دینے والے کی سمجھ پر نہیں چھوڑ دیا جاتا کہ وہ جس طرح چاہے آداب بجالائے۔ اللہ جل شانہ نے بھی اپنی عبادت کے طریقے بتانے کے لیے رسولؐ بھیجے انہوں نے مالی عبادتیں بھی بتائیں اور جانی عبادتیں بھی۔ اور وہ اخلاق اور اعمال بھی بتائے جن سے ان کا خالق راضی ہوتا ہے اور جن سے انسانوں کی انسانیت اجاگر ہوتی ہے اور انسانیت کے شرف کے جو تقاضے ہیں وہ پورے ہوتے ہیں۔ انسان کو بہیمیت کا مجسمہ بنا کر نہیں چھوڑا گیا کہ وہ جیسے چاہے زندگی گزارے اور جانوروں کی طرح نفس کی لذّتوں میں منہمک رہے انسانیت کے شرف کا تقاضا ہے کہ وہ اپنے خالق کو پہچانے صرف اُسی کی عبادت کرے اس کے رسولوںؑ پر اس کی کتابوں پر ایمان لائے! اچھّے اعمال، اچھّے اخلاق اختیار کرے بُرے اعمال اور بُرے اخلاق سے پرہیز کرے۔ اگر کسی شخص میں یہ بات نہیں ہے تو وہ صرف دیکھنے میں انسان ہے حقیقی انسان نہیں، وہ اپنے رب کا ناشکرا ہے اور انسانیت کی حدود سے باہر ہے۔

سب سے پہلے انسان یعنی آدم علیہ السلام سب سے پہلے نبی بھی تھے ان کی اولاد میں حضراتِ انبیاء کرام علیہم السلام برابر آتے رہے۔ جو مختلف اقوام اور مختلف علاقوں میں بسنے والوں کی طرف بھیجے جاتے رہے۔ تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے انسانوں کو توحید کی دعوت دی خالق و مالک جلّ شانہ کی عبادت کے طریقے بتائے انسانیت کے اصل خدوخال آشکارا کیے اور یہ بتایا کہ انسان جو اس دنیا میں آیا ہے یہی دنیا آخری زندگی نہیں ہے بلکہ سب کو مرنا ہے اس دنیا سے چلے جانا ہے اور موت کے بعد پھر جی اٹھنا ہے

اور زندہ ہوکر بارگاہِ خداوندی میں پیش ہونا ہے اس پیشی میں سابقہ زندگی کے اعمال کا حساب ہوگا اور دنیا میں زندگی گزارنے والے اپنے عقائد اور اپنے اعمال کے اعتبار سے اپنا انجام دیکھ لیں گے جو لوگ خداوند تعالیٰ پر اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر ایمان لائے تھے اور اسی پر ان کو موت آئی اور انہوں نے اعمال صالحہ کیے اپنے خالق کی رضا کا خیال رکھا احکام خداوندی کی پابندی کی، اور جن کاموں سے خالق کائنات جل مجدہ نے منع فرمایا ان سے پرہیز کیا اور اپنے خالق کی عبادت میں لگے رہے یہ لوگ دارالنعیم یعنی نعمتوں کے گھر میں رہیں گے۔ جس کا نام جنّت ہے اس میں ہمیشہ رہیں گے اور کبھی اس سے نہ نکالے جائیں گے اور نہ نکلنا گوارا کریں گے۔

اور جو لوگ خالق جل مجدہ کے منکر ہوئے اس کی خالقیت اور مالکیت کو نہ مانا اس کے رسولوںؑ اور کتابوں پر ایمان نہ لائے اور یوم حساب یعنی محاسبے کے دن کے ماننے سے اور موت کے بعد اعمال کے پیش ہونے کے منکر ہوئے ان لوگوں پر خالق جلِ شانہ، کا غضب نازل ہوگا جنت سے محروم ہوں گے اور دوزخ میں جائیں گے جو بہت بُرا ٹھکانہ ہے۔ اور اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ شانہ، کے بھیجے ہوئے تمام رسولؑ برحق ہیں انھوں نے جو کچھ بتایا سب حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر جو چھوٹی بڑی کتابیں نازل فرمائیں وہ سب حق ہیں۔ اللہ تعالیٰ شانہ، کی توحید کا انکار، اس کے ساتھ اس کی الوہیت میں کسی کو شریک کرنا، کسی بھی رسولؑ کا انکار، اسکی کسی کتاب کا

انکار اور قیامت کے دن کا انکار یہ سب کفر ہے جو ہمیشہ کے لیے دوزخ میں لے جانے والا ہے۔ تمام انبیاء کرام ؑ نے یہ باتیں بتائیں اور کھول کر سمجھائیں عقائد کے اعتبار سے تمام انبیاء کرام ؑ کا دین ایک ہی ہے البتہ فروعی احکام میں اختلاف رہا ہے۔ یہ اختلاف اہلِ ایمان کے لیے کوئی مضر نہیں کیونکہ جس زمانے میں جس نبی نے جو احکام بتائے ان پر عمل کر لینا اُس زمانے میں اس کی امّت کے لیے باعثِ نجات تھا۔ جو حضرات انبیاء کرام اللہ تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوئے ان کی قوموں نے عام طور سے اُن کے ساتھ اچھّا سلوک نہیں کیا۔ کچھ لوگ ایمان لائے اور کچھ کافر ہوئے بعض انبیاء کرام علیہم السّلام ایسے بھی گزرے ہیں کہ اُن پر ایک بھی شخص ایمان نہیں لایا انسانوں میں جو نفسانیت ضد اور ہٹ دھرمی کا مادّہ ہے اس نے منکروں کو ایمان لانے سے باز رکھا اور ضد اور عناد پر آمادہ کر دیا۔

حضرات انبیاء کرام علیہم السّلام میں حضرت موسیٰ علیہ السّلام بھی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے برسہا برس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی بعثت ہوئی چونکہ وہ حضرت مریم بتولؑ کے بطن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے اس لیے ان کے زمانے کے لوگوں نے اُن کی والدہ کو تہمت لگائی اور بعد میں آنے والوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کا بیٹا بتا دیا اور یہ عقیدہ بنا لیا کہ وہ بھی معبود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے اولاد تجویز کرنا اور اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی دوسرے کو معبود ماننا یہ شرک ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہوں اور نہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سوا

کسی دوسرے کو عبادت کے لائق بتایا۔ نہ اپنے کو اور نہ کسی اور کو۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے: "لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَا بَنِي إِسْرَائِيلَ اعْبُدُوا اللَّهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ إِنَّهُ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ"

ترجمہ:- بلاشبہ وہ لوگ کافر ہوئے جنہوں نے کہا کہ اللہ وہی مسیح بن مریم ہے، اور مسیح نے کہا کہ اے بنی اسرائیل اللہ کی عبادت کرو۔ جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ بے شک جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ شریک کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرمادے گا۔ اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہو گا اور ظالموں کے لیے کوئی مددگار نہیں۔

قرآن مجید نے یہ بھی ارشاد فرمایا: "بَدِيعُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّى يَكُونُ لَهُ وَلَدٌ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ صَاحِبَةٌ وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ"

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ آسمانوں کو اور زمین کو بغیر نمونے کے پیدا فرمانے والا ہے، کیسے ہو گی اس کی اولاد حالانکہ اس کی بیوی نہیں ہے؟ اور اس نے ہر چیز کو پیدا کیا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام توحید کے داعی تھے، انہوں نے صاف بتایا تھا کہ شرک کی بخشش نہیں ہے ان کے ماننے والوں نے رجوبا ننے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن اس کے بارے میں غلط عقیدہ رکھتے ہیں جو ان کی تعلیم کے خلاف ہو) ان لوگوں نے ان کے دین کو بدل دیا، توحید کی جگہ شرک کے داعی ہو گئے

اور ان کے بارے میں یہ عقیدہ تجویز کر لیا کہ وہ اللہ کے بیٹے ہیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کروا کر ان کے ماننے والوں کے گناہوں کا کفارہ کر دیا۔ ان لوگوں نے ان کو خدا کا بیٹا مانا اور ان کو معبود جانا اور ان کے قتل کا عقیدہ تجویز کیا پھر یہ عقیدہ تجویز کیا کہ اُن کا قتل ہمارے لیے کفارہ بن گیا (العیاذ باللہ) یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے تو تھے لیکن قتل نہ کر سکے قرآن مجید نے تصریح فرمائی " وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا ۞ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ إِلَيْهِ " (ترجمہ) یقیناً انہوں نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ نصاریٰ نے جو خود ساختہ عقیدے تجویز کئے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے بہت دور ہیں جو سراپا گمراہی ہیں۔ یہ سب عقیدے نصاریٰ نے خود سے تجویز کئے ہیں کلا و حاشا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ان عقیدوں کو ہرگز تعلیم نہیں دی۔ انہوں نے توحید کی دعوت دی اور جب تک اس دنیا میں رہے اسی دعوت پر قائم رہے۔

یہودیوں کا دین خاندانی اور نسلی دین ہے وہ دوسروں کو اپنے دین کی دعوت بھی نہیں دیتے اور وہ اس باطل عقیدہ میں مبتلا ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دین غیر منسوخ ہے اور ان کی شریعت ہمیشہ کے لیے ہے اور وہ اپنے بارے میں سمجھتے ہیں کہ جنت میں ہم ہی جائیں گے انہوں نے اوّل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کا انکار کیا پھر سیدنا خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا انکار کیا حالانکہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ انہوں نے جانتے بوجھتے ہوئے اور توریت شریف میں سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی

خوشخبری کا مطالعہ کرنے کے باوجود اور جو توریت شریف میں آپؐ کی علامات بتائی گئی تھیں ان کے ذریعہ آپؐ کو پہچاننے کے باوجود آپؐ کی رسالت کا انکار کیا اور آج تک حضرت عیسٰی علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے انکاری ہیں اور ان کا گمان یہ ہے کہ ہم ہی جنتی ہیں۔ سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانا فرض قرار دیا اور یہود و نصاریٰ نے جو کچھ اپنے طور پر اپنے بارے میں خود سے اپنی نجات کا عقیدہ تجویز کر رکھا تھا اس کو چیلنج کیا قرآنِ مجید میں ارشاد ہے۔ وَقَالُوا لَن يَدْخُلَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَن كَانَ هُودًا أَوْ نَصَارَىٰ ۗ تِلْكَ أَمَانِيُّهُمْ ۗ قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ (ترجمہ) اور انہوں نے کہا کہ یہود و نصاریٰ کے علاوہ ہرگز جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا یہ ان کی آرزوئیں ہیں آپ فرما دیجیے کہ لاؤ اپنی دلیل اگر تم سچے ہو۔

قرآنِ مجید میں صاف بتا دیا کہ محض آرزو کرنے سے اور اپنی نجات کا بلا دلیل عقیدہ رکھنے سے نجات نہ ہوگی۔ عقیدہ اور عمل کے ثبوت کے لیے اللہ کے رسولؐ سے سند صحیح کے ساتھ ثابت ہونا ضروری ہے جو کچھ اللہ کا رسول بتائے یا اللہ کی کتاب بتائے اس کے ماننے میں نجات ہے اپنی طرف سے تجویز کر لینے یا آرزوؤں کا سہارا لینے سے نجات ہونے والی نہیں۔

یہود و نصاریٰ خود غور کر لیں کہ وہ جو عقیدہ رکھتے ہیں اور اپنے بارے میں جو آرزوئیں بنائے ہوئے ہیں ان کا ثبوت اللہ تعالیٰ کے کسی رسول سے یا اللہ تعالیٰ کی کسی کتاب سے ہے یا نہیں؟ ظاہر ہے کہ ان آرزوؤں کا ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے۔ صرف اپنے پاس سے عقیدے بنا کر آرزوئیں

لیے بیٹھے ہیں۔ خود ہی غور کرلیں کہ ان آرزوؤں کا سہارا لینے سے جو بلا دلیل اور بلا سند ہیں کیسے نجات ہو گی؟۔

نصاریٰ نے یہ جوڑ نکالا کہ چرچ میں اتوار کے دن جانے سے ان کا پادری عام گناہوں کو عمومی اعلان کے ذریعے معافی کا اعلان کر دیتا ہے اور بعض گناہوں کو اس کے سامنے یا پسِ دیوار اقرار کرنے سے معاف کر دیتا ہے۔ یہ عوام کے لیے بہت بڑا دھوکہ ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے "وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اللّٰهُ" (ترجمہ) اور کون معاف کرے گا گناہوں کو اللہ کے سوا۔

نافرمانی خالق جل مجدہٗ کی ہو اور اسے معاف کردے مخلوق یہ انتہائی نا معقول بات ہے۔ نصاریٰ کے پادری اپنی نجات کے بارے میں غور کرلیں کہ جو عقائد اور جو باتیں حضرت عیسٰی علیہ السّلام سے نہ صرف یہ کہ ثابت نہیں بلکہ ان کی تعلیم کے خلاف ہیں وہ نجات کا ذریعہ کیسے بنیں گی؟ اور جو لوگ ان کو مانتے ہیں چرچ میں آتے ہیں ان کی آخرت کی بھی فکر کریں۔ دنیا کے لیے اپنی ذات کو اور اپنی قوم کو دوزخ میں نہ جھونکیں۔ خود بھی خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین قبول کریں اور اپنے عوام کو بھی اس کی دعوت دیں ہر شخص کی آرزو کے موافق اگر معاملہ ہو جایا کرتا تو اللہ تعالیٰ شانہٗ نبیوںؑ کو کیوں مبعوث فرماتا اور کتابیں کیوں نازل کرتا، عقیدے اور عبادت کے طریقے اس نے خود بتائے جو اس کے نبیوںؑ اور اس کی کتابوں کے ذریعہ انسانوں تک پہنچے۔

سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اللہ تعالیٰ نے رسالت ختم فرما

دی۔ سارے انسانوں کے لیے سارے زمانوں کے لیے آپؐ کو نبی بنا کر بھیجا۔ اب آپؐ کے بعد کوئی پیغمبر آنے والا نہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔ وَمَا أَرْسَلْنٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا وَّلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ۔ (ترجمہ) اور ہم نے آپ کو سارے انسانوں کے لیے خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا ہی بنا کر بھیجا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

یہ دنیا آنی جانی ہے۔ ہمیشہ رہنے والی نہیں ہر شخص کی موت پر اس کی زندگی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر قیامت کے دن سبھی مر جائیں گے اور بروز قیامت خدائے پاک کے حضور کھڑے ہوں گے مومن اپنے ایمان کا بدلہ اور کافر اپنے کفر کی سزا پا لیں گے۔ یہ دنیا دارالاسباب ہے اس میں اونچ نیچ ہوتی رہتی ہے۔ کبھی مسلم غالب اور کبھی کافر غالب۔ مسلمانوں سے دشمنی کرنے اور اسلام کے خلاف سازشیں کرنے اور مسلمانوں کے ملکوں کو توڑنے اور ان کی حکومتوں کو زیر وزبر کرنے سے آخرت کا مسئلہ حل ہونے والا نہیں ہے۔ ہر شخص حق کو دیکھے اور حق کو قبول کرے اور پس و پیش کو نہ دیکھے اور یہ نہ دیکھے کہ اگر میں نے اسلام قبول کر لیا تو روزی اور روٹی کا کیا ہو گا؟ اور کرسی چھن جائے گی اور لوگ دشمن ہو جائیں گے۔ بلکہ موت کے بعد کی ہمیشہ والی زندگی میں عذاب سے محفوظ رہنے کی فکر کرے۔

اب بطورِ خلاصہ اسلام کی دعوت کو اور یہود و نصاریٰ کے دعوؤں کو ایک نظر میں پیش کیا جاتا ہے۔

اسلام کی دعوت

۱:۔ صرف اللہ تعالیٰ معبود ہے، وحدہٗ لاشریک ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی اس کا معاون اور مددگار نہیں اس کی کوئی اولاد نہیں اور اس کی کوئی بیوی نہیں۔

۲:۔ جو شخص اللہ کی عبادت میں کسی کو شریک کرے یا اس کے لیے اولاد تجویز کرے یا یہ عقیدہ رکھے کہ اس نے اپنی کسی مخلوق میں حلول کیا وہ کافر اور مشرک ہے

۳:۔ اللہ تعالیٰ کے تمام رسولوںؑ پر اور تمام کتابوں پر اور تمام فرشتوں پر ایمان لانا فرض ہے اور موت کے بعد دوبارہ جی اٹھنے اور حساب کتاب ہونے اور اہلِ ایمان کے جنت میں جانے اور کافروں کے دوزخ میں جانے کا عقیدہ رکھنا بھی فرض ہے۔

۴:۔ اللہ کے کسی نبی کا انکار یا کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی یا اللہ کی کسی بھی کتاب کا انکار یا قیامت کے دن کا انکار یہ سب کفر ہے جس کی سزا دوزخ کا دائمی عذاب ہے۔

۵:۔ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے آپ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہیں اور قرآنِ کریم کے بعد کوئی کتاب نازل ہونے والی نہیں ہے۔

۶:۔ قرآنِ مجید حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی کے لیے بہت

بڑا معجزہ ہے۔ چودہ ۱۴ سو سال سے قرآن مجید کا چیلنج ہے کہ قرآن جیسی ایک سورت لاکر دکھاؤ۔ آج تک کوئی نہ لاسکا اور نہ لاسکے گا۔ یہ ایک ایسا چیلنج ہے جس نے اسلام کے تمام دشمنوں اور منکروں، ملحدوں، زندیقوں اور یہود ونصاریٰ سب کو عاجز کر دیا اور صاف فرمادیا۔ فَإِن لَّمْ تَفْعَلُوا وَلَن تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ (ترجمہ) سو اگر تم نہ کرو اور ہرگز نہ کر سکو گے (یعنی قرآن کے مقابلے میں نہیں لاسکو گے) تو اُس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں یہ آگ کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے)

۷:۔ اسلام جامع کامل اور مکمل دین ہے جس میں عقائد اعمال صالحہ اخلاق حسنہ، معاملات معاشرت، عدل وانصاف، سیاست حکومت، حدود وقصاص اور تعزیرات سب کے قوانین موجود ہیں۔ جبکہ دوسری کسی قوم کے پاس بحیثیت مذہب کے چند تصورات وتوہمات اور خود تراشیدہ خیالات اور اپنے تجویز کردہ عقائد کے سوا کچھ بھی نہیں ہے۔ اس لیے خود ہی قانون بناتے ہیں جب عوام اس کو قبول نہیں کرتے تو خود ہی بدل دیتے ہیں۔

نصاریٰ کی باتیں

۱:۔ اللہ کی کتاب انجیل شریف کو گم کر چکے ہیں اصل کتاب ان کے پاس نہیں ہے۔ صرف ترجمے ہیں اور موجودہ انجیلوں میں تعارض بھی ہے اصل کتاب پاس نہ ہونے کی وجہ سے سب ترجمے ناقابلِ اعتبار ہیں (ترجموں کو اصل سے میلان کرنے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔

۲:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں (العیاذ باللہ)

۳:۔ اللہ تعالیٰ اور مریم اور عیسیٰ یہ تینوں معبود ہیں (العیاذ باللہ)

۴:۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بیٹے عیسیٰ کو قتل کروا کر ہمارے گناہوں کا کفارہ کر دیا (العیاذ باللہ)

۵:۔ عقیدہ کفارہ کی وجہ سے وہ ہر گناہ کر لیتے ہیں اور کسی گناہ سے بچنے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ دنیا میں سب سے بڑے اور سب سے زیادہ گنہگار نصاریٰ ہیں۔ یہ گنہگاری ان میں کفر و شرک کے عقیدہ کے علاوہ ہے قرآنِ مجید میں واضح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ کا صحیح مقام بتلا دیا گیا ہے اور نصاریٰ پر واضح کر دیا گیا ہے کہ تمہارے عقائد شرکیہ ہیں۔ مریم بتول اس تہمت سے پاک ہیں جو ان پر لگائی گئی۔

۶:۔ اسلام کی حقانیت واضح ہوتے ہوئے اسکو قبول نہیں کرتے ان کے پادری اسلامی مناظروں کے سامنے زک اٹھانے اور بار بار ہار جانے اور موجودہ بائبلوں میں تحریف ثابت ہو جانے کے باوجود اپنے خود تراشیدہ مشرکانہ عقائد کو چھوڑنے کو تیار نہیں ہیں۔ خود ہی دوزخ میں جانے کو تیار ہیں اور اپنے ماننے والوں کو بھی اس میں دھکیل رہے ہیں۔

یہودیوں کی خام خیالی ۱:۔ یہودی صرف اپنے آپ کو جنت کا مستحق سمجھتے ہیں حالانکہ حضرت عیسیٰ اور حضرت محمد علیہما السلام کے انکار اور تکذیب کی وجہ سے کافر ہیں۔

۲:۔ تورات شریف ضائع کر چکے ہیں اپنے طور پر نئی کتابیں تلمود کے نام سے لکھ لی ہے۔ اس پر چلتے ہیں اور اپنی لکھی ہوئی چیز پر چل کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت پر عمل کرنے کے ہم معنی سمجھتے ہیں۔

۱۳۔ اسلام کی سچائی کے واضح دلائل سامنے ہوتے ہوئے اسلام کو قبول نہیں کرتے۔

۱۴۔ ان کے اکابر کا کہنا ہے کہ ہم چند دن دوزخ میں رہیں گے پھر نکل جائیں گے (دوزخ میں جانے کے لیے تیار ہیں مگر حق قبول کرنے کے لیے تیار نہیں) دوزخ میں جانے کا اقرار تو کر لیا اور پھر اپنی طرف سے اس میں سے نکلنے کا دعویٰ بھی کر لیا جس کی کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے یہ محض جھوٹی آرزو ہے۔

۱۵۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی سازشیں اور چالبازیاں مسلسل جاری ہیں۔

حق کی پکار

خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب اور اللہ کی آخری کتاب قرآنِ حکیم کے حامل ہونے کے اعتبار سے ہم تمام عالم کے انسانوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ شرک اور کفر سے باز آئیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور آخری کتاب پر ایمان لائیں اسلام کی دعوتِ عام ہو چکی ہے دنیا کے ہر گوشہ میں پہنچ چکی ہے۔ قرآن مجید کی اشاعت عام ہے ریڈیو اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعہ قرآن مجید سنا جاتا ہے اور بہت سی زبانوں میں اس کے ترجمے شائع ہو گئے ہیں۔ کسی کے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہا جو یوں کہہ سکے کہ ہمیں اللہ کے بھیجے ہوئے دین کی دعوت نہیں ملی۔ یورپ اور امریکہ میں بہت سے غیر مسلم قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہیں اور ان کے دل اس کو حق مانتے ہیں ان کے بارے میں مضامین لکھ دیتے ہیں اور زبان سے بھی اقرار کر لیتے ہیں لیکن قرآن کی دعوت کو دل سے ماننے یعنی اسلام قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتے اس طرح

وہ اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔

دشمنانِ اسلام نے بہت ساری جماعتیں اپنے مشن کو آگے بڑھانے کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ مختلف طریقوں سے یہ لوگ مسلمان نوجوانوں کو اپنے دین میں لانے کی کوشش کرتے ہیں مال کا لالچ دیتے ہیں عورتیں بھی پیش کرتے ہیں بڑی بڑی بھاری رقوم اس کام میں لگاتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مسلمان نوجوان اُن کے قابو میں نہیں آتے جب اسلام دل میں رچ جاتا ہے تو پھر کوئی طاقت اُسے قلوب کی گہرائی سے نہیں نکال سکتی۔ جتنے اموال کفر اور شرک کو پھیلانے کے لیے خرچ کئے جاتے ہیں اور اسلام کے پھیلنے میں رکاوٹ ڈالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اُس کا نتیجہ صفر کے درجہ میں حاصل ہوتا ہے اور اسلام کے عہدِ اوّل سے ایسا ہی ہوتا رہا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ لِیَصُدُّوْا عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَسَیُنْفِقُوْنَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ عَلَیْھِمْ حَسْرَۃً ثُمَّ یُغْلَبُوْنَ۔ (بلاشبہ جنہوں نے کفر اختیار کیا وہ اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہیں تاکہ وہ اللہ کے راستے سے روک دیں سو یہ لوگ اپنے مالوں کو خرچ کرتے رہیں گے۔ پھر یہ اموال ان کے حق میں باعث حسرت ہوں گے۔ پھر یہ لوگ مغلوب ہوں گے۔) اسلام کے عہدِ اوّل سے جو دشمنان اسلام کی کوششیں رہی ہیں اور اب تک ہو رہی ہیں ان کو دیکھا جائے تو اسلام کی دعوت مکہ مکرمہ کے ایک گھر سے بھی آگے نہ بڑھتی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو آگے بڑھایا اور کروڑوں افراد اس وقت سے آج تک اسلام میں داخل ہو چکے ہیں اور برابر داخل ہو رہے ہیں۔ دشمنوں کی کوششیں فیل ہیں

اسلام برابر آگے بڑھ رہا ہے۔ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۔ دین اسلام بڑھ رہا ہے پھیل رہا ہے۔ یورپ، امریکہ، کنیڈا، افریقہ، آسٹریلیا اور ایشیا کے بہت سے ممالک کے غیر مسلم اسلام کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں اسلام قبول کر رہے ہیں اور اب یہ سیلاب رکنے والا نہیں۔ دلیل و حجت سے اسلام ہمیشہ غالب رہے اور اپنے پھیلاؤ کے اعتبار سے بھی اب پورے عالم میں گھر گھر داخل ہو رہا ہے خاتم النبیین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشنگوئی پوری ہو رہی ہے آپ نے فرمایا تھا لَا يَبْقٰى عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ كَلِمَةَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِيْزٍ وَذُلِّ ذَلِيْلٍ (زمین پر کوئی گھر مٹی کا بنا ہوا یا بالوں کا بنا یا ہوا کوئی خیمہ ایسا ایسا باقی نہ رہے گا جس میں اللہ اسلام کا کلمہ داخل نہ فرمادے خواہ عزت والا عزت کے ساتھ قبول کرے خواہ ذلت اختیار کرنے والا اپنی ذلت کے ساتھ جھک جائے)[1] قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوْٓا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۭ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ○ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِــُٔـوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَيَاْبَى اللّٰهُ اِلَّآ اَنْ يُّتِمَّ نُوْرَهٗ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ ○ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۙ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ○

(ترجمہ) انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء مشائخ کو رب بنا رکھا ہے اور مسیح بن مریم کو بھی، حالانکہ ان کو صرف یہ حکم دیا گیا کہ فقط ایک معبود کی

---

[1] رواہ احمد کما فی المشکوٰۃ ص ۱۶

عبادت کریں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ان کے شرک سے پاک ہے وہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں حالانکہ اللہ تعالیٰ کو اس سے انکار ہے کہ وہ اپنے دین کو کامل کیے بغیر رہنے دے اگرچہ کافروں کو ناگوار ہو۔ اللہ وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا تاکہ اس کو تمام دینوں پر غالب کر دے۔ خواہ مشرکوں کو ناگوار ہو۔

آیت شریفہ میں یہ جو فرمایا کہ یہود و نصاریٰ نے اپنے علماء اور مشائخ کو رب بنا رکھا ہے۔ زمانہ نزولِ قرآن کے وقت یہ بات تھی اور اب بھی یہی بات ہے کہ دونوں قومیں اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے مُنہ موڑے ہوئے ہیں جو واضح اور قطعی طور پر اللہ تعالیٰ کے آخری رسول سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ کی آخری کتاب قرآنِ حکیم کے ذریعہ پہنچی ہے اپنے اکابر کی بات مانتے ہیں اور حق کو قبول نہیں کرتے۔ جو لوگ حق قبول نہیں کرتے اور حق قبول کرنے نہیں دیتے وہ اس قابل کہاں ہیں کہ ان کی بات مانی جائے۔ عوامِ یہود و نصاریٰ خاص طور پر غور کریں اور اپنی آخرت کی فکر کریں۔

دشمنان اسلام ہمیشہ سے یہ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اہلِ اسلامیہ کے ساتھ ہے اور یہ بھی سمجھتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہماری کوششیں اسلام کے خلاف کامیاب نہیں ہیں پھر بھی اپنی ناسمجھی سے اسلام دشمنی پر تُلے ہوئے ہیں یہ جانتے ہیں کہ جو اللہ چاہے گا وہی ہو گا پھر بھی مخالفت سے باز نہیں آتے یورپ امریکہ میں لاکھوں مسلمان رہتے ہیں دشمنانِ اسلام ان کی اذانیں سنتے ہیں۔ نمازیں دیکھتے ہیں اسلام پھیل رہا ہے چرچ بک رہے ہیں اُن کی

جگہ مسجدیں بن رہی ہیں پھر بھی ہوش کی آنکھیں نہیں کھولتے اور یہ نہیں سمجھتے کہ اسلام کی مخالفت سے کچھ نہ ہوگا۔ جو لوگ کفر اور شرک والے ادیان کے ذمہ دار ہیں وہ اسلام پر نہیں آنے دیتے اور ان کو کفر ہی پر مطمئن رکھنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی محنتوں کے باوجود ان کے عوام کے دل اپنے دین سے مطمئن نہیں ہیں۔ سرکاری کاغذات میں پیدائشی طور پر ان کا جو دین لکھ دیا گیا تھا وہ دل سے اس سے منحرف ہیں گو زبان سے اظہار نہیں کرتے یہ اسلام کی حقانیت اور دیگر ادیان کے عوام کا اپنے دینوں سے قلوب کے اعتبار سے منحرف ہونا انشاء اللہ تعالیٰ رنگ لائے گا اور وہ دن دور نہیں کہ دنیا میں اسلام ہی اسلام ہوگا۔

جو لوگ ادیان باطلہ کے داعی ہیں اور قائد ہیں وہ اپنی جانوں اور دینی عوام کی جانوں پر رحم کھائیں اور اسلام قبول کریں اور اپنے عوام کو بھی اس کی دعوت دیں اگر یہ لوگ اسلام کی طرف آگے نہ بڑھے تو ان میں ہی سے آگے بڑھنے والے آگے بڑھ جائیں گے اور اسلام قبول کر کے ان پر لعنت کریں گے۔ لہٰذا دنیا و آخرت کی تباہی و بربادی سے اپنے کو اور اپنے عوام کو بچائیں اور آئندہ آنے والی نسلوں کے آنے سے پہلے ہی اسلام قبول کر لیں۔ ہم بالکل علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ پر اسلام کی دعوت دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے "مَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِىْ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔"

(جو شخص راہ پر چلتا ہے وہ اپنے نفع کے لیے راہ پر چلتا ہے۔ اور جو شخص

گمراہ ہوتا ہے سو وہ اپنے ہی نقصان کے لیے گمراہ ہوتا ہے اور کوئی شخص کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسولؑ کو نہیں بھیج لیتے۔)

ہماری دعوت اور ہمارا خطاب تمام اقوام عالم کو ہے مسلمانوں کے علاوہ جتنے بھی عوام وخواص ہیں ہم نے سب کو غور و فکر کی دعوت دی ہے ہندو ہوں یا سکھ بدھسٹ ہوں یا آتش پرست یا کسی اور ریلیجن یا دھرم سے تعلق رکھنے والے ہوں ہماری دعوت سب کے لیے عام ہے۔ یہود و نصاریٰ کا خصوصی تذکرہ اس لیے زیرِ قلم آگیا کہ وہ اپنے پاس دین سماوی ہونے کے مدعی ہیں۔ کوئی دوسری جماعت یہ نہ سمجھے کہ ہم سے خطاب نہیں ہے۔

ہم نے جو کچھ لکھا ہے یہ سارے انسانوں کی خیر خواہی کے لیے سپردِ قلم کیا ہے۔ جو دشمنانِ اسلام، اسلام کو یا مسلمانوں کو یا ان کے ملکوں کو نقصان پہنچانے کے درپے رہتے ہیں ہم علی الاعلان اُن سے عرض کرتے ہیں کہ اس سے آخرت کا مسئلہ حل ہونے والا نہیں۔ یہ دنیا یہیں رہ جائے گی ہر شخص اپنے موت کے بعد کی فکر کرے۔

وآخر دعونا أن الحمد لله رب العالمين۔

413

عورتوں اور بچوں کے لئے بہترین اسلامی کتابیں

اسوۂ رسول اکرمؐ	حدیث کی مستند کتب سے زندگی کے ہر پہلو کے متعلق جامع ہدایات۔ ڈاکٹر عبدالحیؒ	
اسوۂ صحابیات اور سیر الصحابیات	صحابی خواتین کے حالات	مولانا عبدالسلام ندوی
تاریخ اسلام کامل	سوال و جواب کی صورت میں مکمل سیرت طیبہ	مولانا محمد میاں
تعلیم الاسلام	(اردو) سوال و جواب کی صورت میں عقائد اور احکام اسلام	مفتی محمد کفایت اللہ
تعلیم الاسلام	(انگریزی) سوال و جواب کی صورت میں عقائد اور احکام اسلام بزبان انگریزی	"
رسول عربیؐ	آسان زبان میں سیرت رسول اکرم اور نعتیں	
رحمت عالمؐ	آسان زبان میں مستند سیرت طیبہ	مولانا سید سلیمان ندوی
بیماریوں کا گھریلو علاج	ہر قسم کی بیماریوں کے گھریلو علاج و نسخے	طبیبہ اُم الفضل
اسلام کا نظام عفت و عصمت	اپنے موضوع پر محققانہ کتاب	مولانا ظفیر الدین
آداب زندگی	چار چھوٹی کتابوں کا مجموعہ حقوق و معاشرت پر	مولانا اشرف علی
بہشتی زیور	(کامل گیارہ حصے) احکام اسلام اور گھریلو امور کی جامع مشہور کتاب	"
بہشتی زیور	(انگریزی ترجمہ) احکام اسلام اور گھریلو امور کی جامع کتاب بزبان انگریزی	"
تحفۃ العروس	صنف نازک کے موضوع پر اردو زبان میں پہلی جامع کتاب	محمود مہدی
آسان نماز	نماز مکمل۔ شش کلمے اور چالیس مسنون دعائیں۔	مولانا محمد عاشق الٰہی
شرعی پردہ	پردہ اور حجاب پر عمدہ کتاب	"
مسلم خواتین کیلئے بیس سبق	عورتوں کے لئے تعلیم اسلام	"
مسلمان بیوی	مرد کے حقوق عورت پر	مولانا محمد ادریس انصاری
مسلمان خاوند	عورت کے حقوق مرد پر	"
میاں بیوی کے حقوق	عورتوں کے وہ حقوق جو مرد ادا نہیں کرتے	مفتی عبدالغنی
نیک بیبیاں	چار مشہور صحابی خواتین کے حالات	مولانا اصغر حسین
خواتین کیلئے شرعی احکام	عورتوں سے متعلق جملہ مسائل اور حقوق	ڈاکٹر عبدالحیٔ عارفی
تنبیہہ الغافلین	چھوٹی چھوٹی قیمتی نصیحتیں، حکیمانہ اقوال اور صحابہؓ اور اولیاء اللہ کے حالات	فقیہ ابو اللیث سمرقندی
آنحضرتؐ کے ۳۰۰ معجزات	آنحضرتؐ ۳۰۰ معجزات کا مستند تذکرہ	
قصص الانبیاء	انبیاء علیہ السلام کے قصوں پر مشتمل جامع کتاب	مولانا طاہر سورتی
حکایات صحابہ	صحابہ کرامؓ کی حکیمانہ حکایات اور واقعات	مولانا زکریا صاحب
گناہ بے لذت	ایسے گناہوں کی تفصیل جن سے ہمیں کوئی فائدہ نہیں اور ہم مبتلا ہیں	

فہرست کتب مفت ڈاک کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

دارالاشاعت اردو بازار کراچی ۱ فون ۲۱۳۷۶۸

منتخب 112 استنباطی مضامین قرآن (بحوالہ آیات، سورۃ) میں سے چند اہم عنوانات کی جھلکیاں

اسلام کا نظامِ اعتقادات ☆ اسلام کا نظامِ عبادات ☆ اسلام کا نظامِ نظافت ☆ اسلام میں سنت رسول اللہ ﷺ کی تشریعی حیثیت وعظمت ☆ اسلام میں نظریہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا حقیقت آمیز تجزیہ ☆ اسلام کا نظامِ امن ☆ قرآنی حقائق کا تاریخ سے موازنہ چہ معنی دارد؟ ☆ اسلام، عقل اور سائنس ☆ اسلام میں نظریہ رؤیتِ ہلال اور سائنسی استدلالات ☆ وحی رسالت اور وحی بمعنی الہام والقاء کے متعلق شرعی حقیقت ☆ اسلام کا نظامِ محنت ☆ اسلام کا نظامِ معیشت اور طبقاتی نظام (موازنہ) ☆ نظریاتی وتہذیبی اختلاف کے فکری نتائج ☆ اسلام میں حقوق نسواں ☆ عالمی معاشی وباء (سودی نظام) ☆ معاملات کے لین دین کا قانونی نظام ☆ بین المذاہب مکالمہ ☆ فرقہ واریت کی اُصولی بحث ☆ اسلام کا نظامِ عفت وپاکدامنی ☆ اسلام کا نظامِ میراث ☆ اسلام کا نظامِ تجارت اور اس کے رہنما اُصول ☆ احکامِ دین کا عملی وقانونی نفاذ ☆ عزیمت اور رخصت کا حکیمانہ اُسلوب ☆ وکالتِ باطلہ وصحیحہ ☆ اسلام میں نظامِ عدل وانصاف مع نظامِ شہادت ☆ حلال وحرام اور نظریہ شریعت ☆ مشروط امن معاہدے اور اسلام کی دفاعی وخارجہ پالیسی ☆ فلسفہ انقلابِ احوال ☆ جامعیت قرآن کی ہمہ جہتی حقیقت ☆ حکمت اور موعظہ حسنہ ☆ اسلام کا اخلاقی نظام ☆ اسلام کا نظامِ حکومت ☆ اختلاف رائے او رآزادی رائے ☆ نظریہ جہاد اور اس کی حکمت مع حدود وقیود ☆ عورت کی حکمرانی کے خلاف پہلی احتجاجی آواز ☆ قواعد واُصول وقتی نہیں ہوتے ☆ اسلام اور تربیت اولاد ☆ اسلام اور نظریہ تعلیم وفن ☆ ناموس رسالت ، آداب، محبّت وعشق رسول ﷺ ☆ اسلام کا نظامِ طلاق ☆ اسلام اور سماجی خدمات ☆ اسلام اور حقوق العباد ☆ بیعت، تزکیہ نفس اور اصلاحی حقائق ☆ شریعت وطریقت ☆ کونسی جماعت برحق ہے؟ ☆ آدابِ معاشرہ کے اخلاقیاتی پہلو ☆ تحقیقِ حالات کا شرعی نظام ☆ تقلیدِ محمود کی آسان فہم حقیقت ☆ اسلام اور باقی مذاہب کا تقابلی جائزہ ☆ باطنی اعتبار سے عذابِ الٰہی کی بدترین قسم ☆ نظامِ حدود وتعزیرات ☆ نظامِ فطرت کے خدائی اُصول اور عقلیات کے بے لگام گھوڑے ☆ بحر وبر میں سببِ فساد کا تجزیہ برحق ☆ فلسفہ عزت وذلت وغیرہ